



پوسٹ بک

236

WWW.PAKSOCIETY.COM

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول

پلو سٹک سٹک

منظہر کلیم ایم اے

ہم خاص کیوں ٹھیں :-

- ✦ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✦ ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ✦ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
- ✦ سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✦ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل ریچ
- ✦ ایڈفری لنکس، لنکس کو ایسے کمانے کے لئے شریک نہیں کیا جاتا
- ✦ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور ریڈیو ایبل لنک
- ✦ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پر یو ایچ
- ✦ ہر پوسٹ کے ساتھ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ✦ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل ریچ
- ✦ ہر کتاب کا الگ سیشن
- ✦ ویب سائٹ کی آسان براؤزنگ
- ✦ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

↩ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

↩ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library for Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety



twitter.com/paksociety1

پاک گیٹ
ملتان
یوسف برادرز



جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

دوسری جنگ عظیم کے بعد جرمنی کے بیشتر سائنسدان اپنی جانیں بچا کر دوسرے ملکوں میں بھاگ گئے جرمنی کا ایک عظیم ترین سائنسدان یوشیکا جنگ ختم ہونے کے بعد افریقہ فرار ہو گیا۔ اور وہاں اس نے بیروں کی تجارت شروع کر دی۔ چونکہ وہ ایسے مصنوعی ہیسے تیار کر لیتا تھا کہ اصلی سے بھی زیادہ قیمتی لگتے تھے اس لئے اس نے ان ہیرل کو اپنے نمائندوں کے ذریعے بیچ کر بے شمار دولت کمائی۔ خاصی دولت کمانے کے بعد اس نے برہنہ افریقہ کی ایک چھوٹی سی گناہ بستی میں زیر زمین

ناشران ————— اشرف قریشی

————— یوسف قریشی

پرتر ————— محمد یونس

طابع ————— ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ————— 9/- روپے

ایک بہت بڑی سائنسی لیبارٹری قائم کر لی یہ لیبارٹری انتہائی ضخیم طور پر قائم کی گئی تھی اور کسی کو بھی اسکا پتہ نہیں تھا۔ چونکہ یوشاکا کا اپنا ذاتی بحری جہاز تھا۔ اس لئے وہ پوری دنیا سے جدید ترین مشینیں خرید کر اس جہاز کے ذریعے لیبارٹری میں پہنچا دیتا تھا جب اس کی لیبارٹری مکمل ہوگئی تو اس نے بیرون کی تجارت اپنی بیوی کے سپرد کی اور خود سچو بس گھنٹے لیبارٹری میں کام کرنے لگا اس پر ایک ایسا خلائی جہاز تیار کرنے کی دھن سوار تھی جس میں کسی قسم کا ایندھن نہ ڈانا پڑے۔ بلکہ وہ بالکل آٹومٹک طریقے سے کام کرے اس جہاز کی رفتار اتنی تیز ہو کہ وہ زیادہ سے زیادہ دو دنوں میں زمین سے چاند پر پہنچ جائے اور اسی طرح اڑایا اور اتارا جاسکے۔ جیسے ایسٹ کا پٹر اڑتا اور چڑھتا ہے۔ میں سال کی مسلسل محنت کے بعد آفرکار وہ اس قسم کا خلائی جہاز تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ اس جہاز پر سوار ہو کر وہ کائنات

میں اُن دیکھے سیاروں اور کہکشاؤں کی سیر کریگا اور وہاں پہنچ جائے گا جہاں جانے کا انسانی ذہن تصور تک نہیں کر سکتا۔ اور جب وہ واپس آئیگا اور اپنے حالات دنیا والوں کو بتائیگا تو پوری دنیا کا تعظیم ترین انسان بن جائیگا۔ سائنسدان یوشاکا کے دو بیٹے تھے۔ بڑے کا نام چلوسک اور چھوٹے کا نام ٹلوسک تھا۔ چلوسک پندرہ سولہ سال کا تھا جبکہ ٹلوسک کی عمر بارہ سال تھی۔ دونوں بھائی بے حد ذہین تھے ان کے باپ نے انہیں بچپن سے ہی سائنس کی تعظیم دی تھی اور اب وہ خود چھوٹے ٹلوسک سائنسدان بن چکے تھے اور ہر چیز کو اچھی طرح سمجھتے تھے مگر چونکہ دونوں ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد شہرارتی بھی تھے اس لئے ان کا باپ انہیں لیبارٹری میں اکیلا نہیں جانے دیتا تھا۔ ان دنوں کو معلوم تھا کہ انکا باپ ایک ایسا خلائی جہاز تیار کر رہا ہے جس پر وہ آسمانوں پر اڑ جائے گا اور اُن دیکھے سیاروں اور دنیاؤں کی سیر کریگا وہ اس ایجاب پر

کہے ہیں" ہمیں تو بتائیں کیا بات ہے" ٹوسک نے بھاگ کر باپ کے گھر میں باہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ٹوسک ایک طرف ہٹو تمہارے کپڑوں پر ہرن کا خمن لگا ہوا ہے جاؤ پہلے کپڑے بدل کر آؤ" ان کی ماں نے انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا۔
"رہنے دو آج میں بے حد خوش ہوں۔ آج میری محنت ٹھکانے لگ گئی ہے اور میں نے ایسا جہاز تیار کر لیا ہے کہ ہم پورے کائنات کی باآسانی سیر کر سکتے ہیں" پوٹاکا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

صبح اباجان آٹا پھر تو مزہ آگیا۔ اباجان کب چلیں گے سیر پر" ٹوسک نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ابھی تم نہیں جاؤ گے بیٹھو پہلے میں خود ایک چکر لگا کر اس جہاز کو ٹیسٹ کرونگا۔ اگر یہ بالکل درست ہوا تو پھر تم سب کو لے جاؤنگا" اس کے باپ نے ٹوسک کی گھر پر تھکی دیتے ہوئے کہا اور ٹوسک نے چور نظروں سے

بے حد خوش تھے کیونکہ انکے باپ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ انہیں بھی جہاز میں اپنے ساتھ لے جائے گا۔ چنانچہ وہ دونوں بڑی شدت سے اس دن کا انتظار کر رہے تھے۔ جب ان کا باپ جہاز کے مکمل ہو جانے کا اعلان کرے۔ گو پوٹاکا نے جہاز تو تیار کر لیا تھا مگر اب وہ اس میں ایسا جدید ترین خفگی نظام فٹ کر رہا تھا کہ انجانی دنیاؤں میں سہیں آنے والے ہر خطرے کا باآسانی مقابلہ کیا جاسکے۔

پھر ایک دن جب وہ بیٹھی ہرن کا شکار کر کے گھر واپس آئے تو انہوں نے اپنے باپ کو پیارٹھی سے باہر اپنے گھر میں بیٹھے دیکھا ان کے باپ کے چہرے پر خوشی اور مسرت کے بے پناہ آثار تھے۔

"کیا بات ہے اباجان آج آپ بے حد خوش نظر آ رہے ہیں" ٹوسک نے ہرن ایک طرف ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"ماں اباجان آج آپ واقعی بے حد خوش نظر

جہاز کے باہر ایک بیچ ٹیک لگا ہوا نہیں تھا
 اباجان اس کے باہر تو بالکل تاریک نہیں
 لگی ہوئی تھی کہ رادار ٹیک کی تار نہیں ہے۔
 چلو سک نے سوال کیا۔
 بیٹے یہ جہاز انتہائی رفتار سے چلے گا اس
 لئے اس کے باہر کوئی چیز نہیں لگائی گئی ورنہ
 اس کا اثر رفتار پر پڑتا۔ اسکا تمام نظام اس
 کے اندر موجود ہے۔ یوشاکا نے جواب دیا۔
 اباجان اس کی انتہائی رفتار کتنی ہے۔" لو سک
 نے پوچھا۔

بیٹے بس ایوں سمجھ لو کہ روشنی کی رفتار
 سے دس گنا زیادہ رفتار سے یہ جہاز چلے گا روشنی
 کی رفتار تو تم جانتے ہی ہو۔ ایک لاکھ پینتیس
 ہزار میل فی سیکنڈ ہے۔ چنانچہ یہ جہاز تیرہ لاکھ
 پچاس ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے چلے گا۔
 یوشاکا نے انہیں سمجھانے ہوئے کہا۔

مگر اباجان اتنی انتہائی رفتار سے چلنے پر اس کے
 اندر آپ پر اثر نہیں پڑیگا۔ چلو سک نے پوچھا۔
 نہیں بیٹے میں نے اس کا اندرینی نظام ایسا

اپنے بجائی چلو سک کو دیکھا چلو سک نے اسے
 آنکھ مار دی اور لو سک اس کی بات سمجھ گیا
 چونکہ لو سک چھوٹا تھا اس لئے اسکا باپ اس
 سے بے حد محبت کرتا تھا اور اس کی ہر جھنڈ
 پوری کر دیا کرتا تھا۔
 اباجان اگر آپ ہمیں نہیں لے جاتے تو
 ہمیں جہاز تو دکھلا دیں تاکہ ہم دیکھیں تو سہی کہ
 آپ نے کیا جہاز بنایا ہے۔" لو سک نے لاڈ
 کرتے ہوئے کہا۔

میں یہ البتہ ہو سکتا ہے آؤ میں تم دونوں
 کو جہاز دکھلاؤں تم چونکہ سائنس کو اچھی درجہ
 سمجھتے ہو۔ اس لئے سمجھ بھی آجائے گی۔ اور
 تمہاری معلومات میں بھی اضافہ ہوگا۔" یوشاکا نے
 خوش ہوتے ہوئے کہا۔ چنانچہ وہ اپنے دونوں بیٹوں
 کو ساتھ لے کر لیبارٹری میں آگیا۔ لیبارٹری کے عین
 درمیان میں ایک فولادی پیٹ فارم پر وہ خلائی
 جہاز کھڑا تھا خلائی جہاز شکل و صورت سے ایک
 بڑا سا کیپسول نظر آتا تھا اسکا رنگ بے حد
 چمکدار تھا اور عجیب و غریب بات یہ تھی کہ اس

اس نے جہاز کے گرد ایک مخصوص جگہ پر
ساتھ پھرا۔ جہاز میں ایک چھوٹی سی کمر کی کھلی
گئی اور سیڑھیاں باہر نکل آئیں تینوں اسکے اندر
چلے گئے پھر پوشاکا نے کنفیسیں کے ساتھ تمام
باتیں بتلانا شروع کر دیں۔ اس نے ہر چیز کی
تفصیل بتلائی۔

مگر اباجان یہ جہاز اسٹارٹ کیسے ہوتا ہے۔
پلوسک نے پوچھا۔

”نہیں بیٹے بس یہی بات نہیں بتلاؤں گا“ پوشاکا نے
صاف جواب دے دیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس
کے بیٹے شہزاد ہیں اگر انہوں نے اکیبار بھی غلطی
سے وہ بٹن دبا دیا تو پھر ان کی واپسی ناممکن
ہو جائے گی۔

تمام جہاز کے مشق بتلانے اور سمجھانے کے
بعد وہ واپس چلے آئے اور پھر لیبارٹری سے باہر
آئے۔ شام پڑ چکی تھی۔ اس نے کھانا کھانے کے
بعد وہ سب لیٹ گئے۔ انکا باپ چونکہ کام کر کے
بے حد تھکا ہوا تھا اس لئے جلد ہی اسے نیند آگئی
اس کی والدہ کو چونکہ بے خوابی کا مرض تھا اس

کیا ہے کہ انتہائی رفتار کا قطعاً اثر نہیں پڑتا
اور اندر بیٹھنے والے کو یوں محسوس ہوگا۔ جیسے
وہ کسی عام جہاز میں سفر کر رہا ہو۔ نہ ہی
اسے اندر مخصوص لباس پہننا پڑے گا اور نہ ہی اس
پر بے دوزی کی کیفیت طاری ہو گی۔ پوشاکا نے
جہاز کے گرد گھومتے ہوئے کہا۔

”اباجان آپ نے خوراک کا کیا بندوبست کیا ہے“
پلوسک نے پوچھا۔

”بیٹے میں نے ایک ایسی گولی ایجاد کی ہے
جسے کھانے کے بعد ایک انسان بیس سال تک
خوراک کی طلب سے بے نیاز ہو جائیگا۔ بیس سال
تک نہ اسے خوراک کی ضرورت پڑے گی نہ ہی
اس کی طاقت کم ہوگی۔ اور نہ اسکی صحت
خراب ہوگی اور ایسی گولیوں کا ایک پکیٹ جہاز
میں موجود ہے جس میں سو گولیاں ہیں ایک اور
بات یہ بھی ہے کہ اس گولی میں ایسی قوت موجود ہے
کہ انسان کسی بھی سیارے میں پہنچ جائے وہاں
پائے کیسی بھی آب دہوا ہو اسکا اثر گولی کھانے
والے پر نہیں ہوتا۔ پوشاکا نے انہیں بتلایا۔ پھر

چوسک نے اسکی ہمت بندھاتے ہوتے کہا۔
 "ہاں یہ بات ہے اباجان تو پتہ نہیں کب
 تک سوئیں کم سے کم ہم ایک سيارے تک تو
 ہو آئیں" چوسک نے کہا۔ اور پھر دونوں جہاز
 کی کھڑکی کھول کر اندر داخل ہو گئے۔

مگر اس کے اشارت کرنے والے بن کا تو
 اباجان نے بتلایا ہی نہیں "چوسک نے تشویش سے
 پتہ لہجے میں کہا۔

تم فکر نہ کرو۔ میں نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے
 ایک بن ایسا رہ گیا ہے جس کے متعلق اباجان
 نے نہیں بتلایا۔ ظاہر ہے وہی اشارت کرنے والا
 بن ہوگا۔ تم ایسا کرو کہ اس سیٹ پر بیٹھ جاؤ
 اور سیٹ کس کو "چوسک نے اسے ساتھ والی
 سیٹ کی طرف اشارت کرتے ہوتے کہا۔ اور خود
 ہی وہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اور اپنی کمر
 کے گرد سیٹ کئے لگا۔ سیٹ کئے کے بعد اس
 نے سامنے لگے ہوئے بے شمار بنوں میں سے ایک
 بن دیکھا تو ایک پیٹ بکشن ہو گئی۔ اس میں
 لیبارٹری کا منظر نظر آنے لگا اور چھت میں سے

لئے وہ نیند کی گویاں کھاتی تھی آج بھی
 یہی ہوا۔ اس نے نیند کی گویاں کھائیں اور پھر
 تھوڑی دیر بعد وہ گہری نیند سو گئی۔ مگر ادھر
 چوسک چوسک دونوں کو نیند نہیں آرہی تھی وہ
 دونوں لمحوں سے سر نکالے ایک دوسرے کو
 دیکھ رہے تھے انہوں نے علیحدگی میں ایک پروگرام
 تیار کر لیا تھا اور اب وہ اس پروگرام پر
 عمل کرنے کے لئے بے چین تھے۔ جب انہوں نے
 دیکھا کہ ماں باپ دونوں گہری نیند سو چکے ہیں
 تو سب سے پہلے چوسک اٹھا اور بڑی آہستگی
 سے لمحا سے باہر نکل آیا۔ ٹونک بھی اٹھ
 آیا اور دونوں خاموشی سے لیبارٹری کے خفیہ
 دروازے سے لیبارٹری کے اندر داخل ہو گئے۔

"یار چوسک کہیں اباجان کی آنکھ نہ کھل جائے"
 چوسک نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"نہیں وہ بے حد گہری نیند سوئے ہوئے ہیں انہیں
 کیا پتہ چلے گا۔ جہاز کی رفتار انتہائی تیز ہے
 اس لئے مجھے یقین ہے کہ صبح تک ہم کم سے
 کم چاند کی سیر کر کے واپس لوٹ آئیں گے؟"

میں دنیا کو چھوڑ کر خلا میں پہنچ گئے ہیں اور ان کا جہاز انتہائی تیز رفتاری سے چاند کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

”آہا ہا، کتنا دلچسپ منظر ہے مزہ آگیا واہ اباجان کتنا اچھا جہاز بنایا ہے“ ٹوسک نے خوشی سے تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔

”ہاں دیکھو اتنی تیز رفتاری کے باوجود بھی محسوس نہیں ہو رہا کہ ہم سفر کر رہے ہیں ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے ہم اطمینان سے بیٹھے ہیں“ ٹوسک نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اب وہ بڑے اطمینان سے بیٹھے اردگرد کا نظارہ کر رہے تھے اور جہاز انتہائی تیز رفتاری سے چاند کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

ایک پلیٹ آہستگی سے ہٹ گئی وہاں اتنا سورج ہو گیا جس میں سے وہ جہاز باہر نکل سکے۔ ہوشیار اب میں جہاز کو اسٹارٹ کرنے لگا ہوں“ ٹوسک نے کہا اور ٹوسک چونکا ہو کر بیٹھ گیا۔ پھر ٹوسک نے ایک سرخ رنگ کے ٹین کو زود سے دبا دیا۔ ٹین بستے ہی پوری مشینری میں زندگی کی لہر دوڑ گئی چھوٹے چھوٹے بلب جلنے لگے۔ کئی سکرینیں روشن ہو گئیں۔ ایک سکرین پر آسمان صاف نظر آ رہا تھا۔ ایک سرخ رنگ کا تیر اس پلیٹ پر موجود تھا ٹوسک نے جب ایک ڈائل گھمایا تو تیر حرکت کرنے لگا۔ ٹوسک ڈائل گھماتا گیا جب تیر چاند پر پہنچا تو اس نے ڈائل گھمانا بند کر دیا اور پھر اس نے سرخ رنگ کے قریب موجود سبز رنگ کا ٹین دبا دیا۔ ٹین بستے ہی انہیں ایک جھٹکا سا لگا۔ اور دوسرے لمحے بڑی سکرین پر منظر تیزی سے بدلنے لگا۔ رفتار بتلانے والی سوں تیزی سے بڑھے۔ ٹیجہ ہندسے بتلانے لگی۔ اور پھر انہوں نے ایک سکرین پر دیکھا تو انہیں معلوم ہوا کہ وہ چند لمحوں

یہ سول منا جہاز صاف نظر آ رہا تھا جو اتہانی تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ چھپکلی نما انسان بڑے غور سے اس جہاز کو دیکھ رہا تھا اس کے مکروہ سے چہرے پر حیرت اور تعجب کے آثار نمایاں تھے پھر اس نے اپنا پنجمہ آگے بڑھایا جس میں دس انگلیاں تھیں اور اس نے ایک بیٹے کو انگلی سے ٹھوکر ماری ٹھوکر لگتے ہی وہ بیٹلا پھٹ گیا اور اس میں سے آواز نکلنے لگی۔ چوں، چرا، چاں، چوں، چرا، چاں، چاں، چوں، چوں بار بار یہی الفاظ دہراتے جا رہے تھے چھپکلی نما انسان نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور پہلوں پر چلتا ہوا عمارت سے باہر نکل آیا۔ یہ ایک پورا شہر تھا جس کے اوپر آسمان پر سرخ رنگ کی گہری دھند چھائی ہوئی تھی۔ شہر میں عام عمارتیں بیلوں سے بنی ہوئی تھیں سڑکیں بھی عمارتیں بھی، سب ایسا لگتا تھا جیسے یہ بیلوں کا ملک ہو۔ اس میں بے شمار چھپکلی نما انسان چل پھر رہے تھے ان سب نے

یہ ایک عجیب مغرب سا مکروہ تھا۔ اس کی دیواروں کا رنگ گہرا زرد تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ زرد رنگ کے بیلوں سے بنی ہوئی ہوں۔ اس میں بیلوں کی بنی ہوئی بے دخلگی سی مشینیں موجود تھیں اور ان مشینوں کے قریب ایک بڑا سا چھپکلی نما انسان کھڑا تھا اس کی باقاعدہ دم تھی منہ انسانوں کا سا تھا جسم پر بیلوں کا بنا ہوا لباس تھا۔ بس یوں محسوس ہوتا تھا جیسے بڑی سی چھپکلی کھڑی ہو۔ بیٹے والی مشین پر ایک بہت بڑا سا بیٹلا تھا جس

بھی بیلوں کے بنے ہوئے لباس پہنے ہوئے تھے جیسے ہی یہ چھپکلی نما انسان عمارت سے باہر نکلا اس نے ایک طرف اشارہ کیا اور ایک بلبلا تیرتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔ اس کے قریب پہنچ کر بلبلا درمیان سے پھٹ گیا اور وہ چھپکلی نما انسان اندر بیٹھ گیا اور بلبلا آگے بڑھ گیا۔ بلبلا کی رفتار انتہائی تیز تھی۔ تھوڑی دیر بعد بلبلا ایک بڑی عمارت میں داخل ہو گیا اور ایک کمرہ میں جا کر رک گیا جہاں ایک چھپکلی نما عورت بیلوں کی بنی ہوئی کرسی پر بیٹھی تھی اس کے سر پر سرخ رنگ کا بلبلا تاج کی طرح موجود تھا۔

”کیا بات ہے چوکم“ عورت نے اسی چوں چرا چاں کی زبان میں آنے والے سے پوچھا۔
 ”مگر چلام ایک عجیب سی چیز آج میں نے دور کے آسمان میں دیکھی ہے ایسی چیز کہ اس سے پہلے کبھی نظر نہیں آئی“ چوکم نے اسے بتلایا اسکا لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔
 ”بھئی دکھلاؤ چوکم وہ کیا چیز ہے مگر چلام

نے کہا۔ اور چوکم نے ایک طرف بڑھ کر دیوار کے ایک بلبلا کو انگلی سے ٹھوکر ماری۔ ٹھوکر لگنے ہی بلبلا میں سے آسمان نظر آنے لگا۔ جس میں وہ جہاز بھی موجود تھا۔ جس میں چلو سک اور ٹوسک موجود تھے۔

”واقعی یہ تو ایک نئی چیز ہے حیرت انگیز تمہارا دماغ کیا کہتا ہے چوکم“ مگ نے بھی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”مگر چلام میرا دماغ بتاتا ہے کہ یہ کسی اور دنیا کا جہاز ہے کیونکہ عظیم چلام کی عظیم کتاب میں میں نے پڑھا تھا کہ اس آسمان میں اور بھی حیرت انگیز سیارے موجود ہیں میرے خیال میں یہ ان میں سے کسی سیارے کی کوئی چیز ہے“

چوکم نے جواب دیا۔
 ”ہو سکتا ہے تم صحیح کہہ رہے ہو کیونکہ تم نے عظیم کتاب پڑھی ہے اور اس وقت پوسے چلام میں تم جیسا عقل مند کوئی بھی نہیں ہے“ مگر چلام نے جواب دیا۔ وہ چند لمحے بغور جہاز

کو دیکھتی رہی پھر اس نے چوکم سے مخاطب ہو کر کہا۔
 ایسا نہیں ہو سکتا چوکم کہ ہم جہاز کو چارم میں لے آئیں اور دیکھیں کہ یہ کیا چیز ہے" ملک چارم نے کہا۔
 "کیوں نہیں ہو سکتا ملک آپ حکم کریں میں نے عظیم چارم کی کتاب پڑھی ہے میں سب کچھ کر سکتا ہوں" چوکم نے فخریہ لہجے میں کہا۔
 "تو پھر ٹھیک ہے اسے یہاں لے آؤ" ملک نے حکم دیتے ہوئے کہا۔
 "بہتر ملک چارم میں اپنے کمرے میں جا کر اسکا بندوبست کرتا ہوں" چوکم نے کہا اور پھر وہ واپس چلایا اور اسی طرح بلبلے میں بیٹھ کر سفر کرتا ہوا واپس اسی کمرے میں پہنچ گیا جہاں وہ بے دھنگی سی مشین موجود تھی اس نے مشین کے سامنے بیٹھ کر اس کے مختلف بلبلوں کو انگلیوں سے ٹھوکریں مارنی شروع کر دیں۔

چلو سک، ملوسک بڑے اطمینان سے جہاز میں بیٹھے اردگرد کے نظارے سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ اچانک ان کے جہاز کو ایک جھٹکا سا لگا اور دوسرے لمحے ان کے جہاز کا رخ بدل گیا چلو سک نے دیکھا کہ سرخ رنگ کا تیرا اب ایک اور چھوٹے سے ستارے پر جا ہوا تھا۔ چلو سک نے ڈال گھمانے کی کوشش کی مگر ڈال جام ہو چکا تھا۔
 "یہ کیا ہوا چلو سک" ملوسک نے بھی چونک کر پوچھا۔

اب یہاں جوں سے جوں ہی لک رہا ہے
 پتہ نہیں اس ستارے پر کچھ کھانے کو ملے یا
 نہیں دونوں ہی گولیاں کھا بیٹھے ہیں" چلو سک نے
 کہا اور پھر اس نے گولیوں والا پکیٹ اٹھایا
 اور اسے کھول کر اس میں سے دو زرد
 رنگ کی گولیاں نکال کر ایک چلو سک کو دے دی
 اور ایک خود کھالی گول کھاتے ہی انہیں یوں
 محسوس ہوا جیسے انہیں بھوک قطعاً لگی ہی نہ ہو
 اب وہ اطمینان سے بیٹھے اس ستارے کو دیکھ
 رہے تھے جو تیزی سے بڑھتا چلا جا رہا تھا
 آہستہ آہستہ ستارہ بڑا ہوتا چلا گیا اور اب
 انہوں نے دیکھا کہ ستارہ سرخ رنگ کے ایک
 غلاف میں چھپا ہوا ہے ایسے محسوس ہو رہا تھا
 جیسے اس پر ہر طرف سرخ رنگ کی دھند
 چھائی ہوئی ہو۔
 "عجیب ستارہ ہے یہ بھی سرخ رنگ کا۔"
 چلو سک نے کہا۔
 "پتہ نہیں یہاں کوئی انسان بھی رہتا ہے یا
 نہیں" چلو سک نے جواب دیا۔

"ہمارے جہاز کا رخ بدل گیا ہے چلو سک اب
 یہ کسی اور ستارے کی طرف بڑھ رہا ہے"
 چلو سک نے پریشان کن لہجے میں جواب دیا۔
 "کیا ہوا جانے دو ہم نے سیر کرنی ہے
 چاند نہ سہی کسی اور ستارے کی سہی" چلو سک نے
 بڑے اطمینان سے جواب دیا۔
 مگر میں سوچ رہا ہوں کہ آخر جہاز کا رخ
 خود بخود کیسے بدل گیا" چلو سک نے اسی طرح پریشان
 لہجے میں جواب دیا۔
 ہو سکتا ہے ہمارا جہاز خود ہی اس ستارے
 کی سیر کرنا چاہتا ہو۔
 چلو سک نے مسکراتے ہوئے کہا اور چلو سک بھی
 اس کی بات پر ہنس پڑا۔ اس نے گو اپنی
 طرف سے جہاز کا رخ بدلنے کی کوشش کی
 مگر بے سود۔ جہاز اسی ستارے کی طرف بڑھا چلا
 جا رہا تھا اور سکریں پر وہ ستارہ تیزی سے
 بڑا ہوتا جا رہا تھا۔
 "مجھے بھوک لگ رہی ہے چلو سک مجھے وہ
 گولی دو" چلو سک نے کہا۔

حوئے ۱۰
 آسے دیکھو چھپکلی نما انسان" چلو سک نے اپنا ک
 چونک کر کہا۔ اور لو سک بھی یہ دیکھ کر حیران
 رہ گیا کہ جہاز کے گرد دو بڑی بڑی چھپکیوں
 جیسے انسان موجود تھے ان کے جسموں پر زرد
 رنگ کے ملبوں کا بنا ہوا لباس تھا۔ ان میں
 سے ایک عورت تھی اور ایک مرد، عورت کے سر
 پر ایک سرخ رنگ کے بتے ہوتے بیٹے کا بنا
 ہوا تاج تھا۔

یہ ضرور یہاں کی نلکہ تے ویسے ہو سکتا ہے
 یہ نظرناک ہوں ہم اباجان کے بنائے ہوئے پشتوں
 سے ہیں" چلو سک نے کہا اور پھر انہوں نے
 ایک طرف رکھے ہوئے پنسل نما پشتوں اٹھا کر اپنے
 پاس رکھ لئے۔ چلو سک نے ایک ٹن دیا تو جہاز
 میں کھڑکی کھل گئی اور وہ دونوں باہر نکل آئے
 انہیں باہر آتا دیکھ کر چھپکلی نما انسان حیرت سے
 اچھل پڑے اور عجیب عجیب نظروں سے نہیں دیکھنے
 گئے۔ باہر نکل کر چلو سک نے دروازہ بند کر دیا
 اور پھر وہ ان کی طرف بڑھنے لگے۔

پھر ان کا جہاز اس دھند میں داخل ہویا
 اب اس کی رفتار خود بخود آہستہ ہو گئی تھی دھند
 کراس کرتے ہی وہ حیرت سے اچھل پڑے کیونکہ
 انہیں وہاں عجیب و غریب عمارتیں صاف نظر آنے لگی
 گئی تھیں۔ زرد رنگ کے ملبوں کی بنی ہوئی عمارتیں
 اور چھپکلی نما انسان وہ دونوں بڑی حیرت سے یہ
 سب کچھ دیکھ رہے تھے اور ان کا جہاز اس
 تلسے پر آہستہ آہستہ گھومتا ہوا آہستہ آہستہ ایک
 بڑی سی عمارت کی چھت پر اتر گیا۔ چلو سک
 نے ٹن دیا کر جہاز کی مشینری بند کر دی۔

"آؤ اب باہر چلیں" چلو سک نے کہا۔
 "مگر معلوم نہیں باہر کی آہ ہوا کیسی ہو" لو سک
 نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا فرق پڑتا ہے ہم نے گویاں کھا رکھی
 ہیں اور اباجان نے بتلایا تھا کہ گولی کھانے
 ولے پر کسی قسم کی آہ ہوا کا کوئی اثر نہیں
 پڑتا۔ چلو سک نے جواب دیا۔
 اسے ہاں مجھے بھی یاد آگیا۔ چلو سک نے کہا
 اور پھر وہ اپنی کمر کے گرد کسی ہوتی۔ بیلٹ

اسلام علیکم میرا نام چوسک ہے اور یہ میرا
 چھوٹا بھائی ملوسک ہے اس نے آگے بڑھ کر
 اپنا تعارف کرتے ہوئے کہا۔ انہیں آگے بڑھتا دیکھ
 کر وہ دونوں ایکبار تو پیچھے ہٹ گئے مگر پھر
 مرد نے جو چوکم تھا رک کر کچھ کہا مگر ان
 دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی چھپکلی چوں
 چراں چاں چوں کر رہی ہو۔
 "ہیں تمہاری زبان سمجھ میں نہیں آتی۔ چھپکلی نا
 انڈوں" چوسک نے کہا۔

اور شاید اس بات کا احساس چوکم کو بھی
 ہو گیا مگر چونکہ اس نے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھ
 رکھی تھی اس لئے اس نے آگے بڑھ کر اپنی
 انگلی چوسک کے کان پر پھیری اور پھر اسی طرح
 اس نے ملوسک کے کان پر بھی انگلی پھیری
 اب کیا میری بات تمہاری سمجھ میں آ رہی ہے
 حیرت انگیز مخلوق چوکم بولا اور وہ دونوں حیرت سے
 نہیں بڑے۔ کیونکہ انہوں نے چوکم کی بات بخوبی
 سمجھ لی تھی۔
 ہاں اب ہمیں مجھ آ رہی ہے تم کون ہو۔

اور یہ کونسی دنیا ہے۔" چوسک نے پوچھا۔
 اور تم چھپکیوں جیسے کیوں ہو۔ کیا تم واقعی
 چھپکلی ہو؟ ملوسک نے پوچھا۔
 چھپکلی وہ کیا ہوتی ہے۔ میرا نام چوکم سے
 اور اس کا نام چارم ہے یہ اس چارم کی ملکہ
 ہے میں نے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھ رکھی
 ہے چوکم نے تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔
 "چارم چوسک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ہم نے تو

کبھی یہ نام نہیں سنا۔
 "تم کون ہو اور کونسی دنیا سے تعلق رکھتے ہو"
 چوکم نے پوچھا۔

میرا نام چوسک ہے یہ میرا چھوٹا بھائی ملوسک
 ہے اور ہم کرۃ ارض سے تعلق رکھتے ہیں یہ ہمارا
 جہاز ہے جو ہمارے آباؤاں نے بنایا ہے ہم اس پر
 سیر کرنے نکلے تھے کہ جہاز خود بخود یہاں پہنچ
 گیا۔ چوسک نے انہیں اپنے متعلق تفصیل سے
 بتلاتے ہوئے کہا۔

"کرۃ ارض یہ کونسی دنیا ستارہ ہے ہمیں اسکے
 متعلق معلوم نہیں تھا" چوکم نے جواب دیا۔

کے ذریعے سفر، عجیب و غریب دنیا تھی۔ پھر ایک بڑے کمرے میں آکر وہ سب بیٹھ گئے۔ انہیں اپنی دنیا کے متعلق تفصیل سے بتاؤ، مگر چارم نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا اور چلو سک انہیں بتانے لگا کہ دنیا میں کیسے سندھ میں اور دریا ہیں، پہاڑ ہیں، باغ ہیں، عمارتیں ہیں سڑکیں ہیں کاریں، موٹریں، بسیں، ریل گاڑیاں ہیں۔ چلو سک نے انہیں تفصیل سے بتلایا اور وہ دونوں انتہائی حیرت سے سب کچھ سنتے رہے وہ بار بار سوال کرتے اور چلو سک انہیں اشارے کر کے سب کچھ بتاتا جب وہ سب کچھ بتا چکا تو مگر چارم نے کہا۔

”ہائے کتنی خوبصورت اور دلچسپ دنیا ہوگی کاش میں وہاں جا سکتی۔“

”مگر چارم آپ کی نسل بھی وہاں موجود ہے اور ہم انہیں پھپکیاں کہتے ہیں۔ وہ پروانے کھاتے ہیں۔ اور دیواروں سے چمٹی رہتی ہیں“ چلو سک نے اسے بتلایا۔

اچھا کمال ہے کیا وہ بھی ہماری طرح باتیں

کیا تم دونوں میاں بیوی ہو“ اچانک چلو سک نے سوال کیا۔

”میاں بیوی وہ کیا ہوتا ہے“ چوکم نے حیران ہو کر پوچھا۔

”مطلب یہ کہ کیا تم دونوں نے شادی کر رکھی ہے“ چلو سک نے انہیں تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”ہیں نہیں معلوم تم کیا کہہ رہے ہو“ چوکم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”چھوڑو یار چلو سک ہمیں کیا یہ میاں بیوی ہیں یا نہیں“ چلو سک نے چوکم کو کہا۔

”ان دونوں کو نیچے لے آؤ ہم ان سے باتیں کریں گے“ مگر چارم پہلی بار بولی اور پھر چوکم نے ان دونوں کو نیچے چلنے کو کہا اور وہ سب ایک بلبے میں بیٹھ کر عمارت کے اندر آ گئے۔

چلو سک چلو سک دونوں حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے دیواریں بلبلوں کی جی ہونیں بلبلوں کے باس، بلبلوں کی کوسیاں، بلبلوں

یاد چلو سک واقعی عجیب مغرب دنیا سے بالکل نئی
 جب ہم ابا جان کو بتائیں گے تو وہ کہتے حیران
 ہوں گے "لو سک نے کہا۔
 "ہاں مگر اب ہم نے یہ دنیا دیکھ لی ہے
 میرا خیال ہے اب ہمیں یہاں سے چلنا چاہیے
 کیونکہ ہم نے صبح سے پہلے واپس بھی جانا
 ہے" چلو سک نے کہا۔

"مگر کچھ دیر آرام کر لیں پھر چیت پر جا کر
 جہاز پر بیٹھ جائیں گے اور چلے جائیں گے" چلو سک
 نے بڑے اطمینان سے جواب دیا اور لو سک کو
 بھی اطمینان ہو گیا اور وہ دونوں آرام سے
 سو گئے۔

کرتی ہیں" مکہ نے حیران ہو کر پوچھا۔
 "نہیں وہ باتیں نہیں کرتیں۔ لو سک نے کہا۔
 "مکہ ہمیں اپنی دنیا کی سیر کراؤ ہم یہاں
 کی سیر کرنا چاہتے ہیں" چلو سک اچانک بول پڑا۔
 "ہاں کیوں نہیں چوکم بڑے بیٹے کو بلاؤ ہم سب
 مل کر سیر کریں گے" مکہ نے چوکم سے کہا۔
 اور چوکم نے اب سے سر جھکایا اور پھر اس
 نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ایک بڑا بلند تیرتا
 ہوا ان کے قریب آ گیا۔ چوکم نے اپنی پٹی
 انگلی سے اس پر ٹھوکر ماری۔ بلبہ درمیان میں
 سے پھٹ گیا اور پھر وہ چوکم کے کپڑے پر
 وہ سب اس بڑے سے بیٹے میں بیٹھ گئے
 اور بلبہ تیرتا ہوا عمارت سے باہر نکل آیا۔
 یہ واقعی عجیب مغرب دنیا تھی ہر چیز بلبوں
 کی بنا ہوئی تھی کافی دیر تک سیر کرنے کے
 بعد وہ واپس آئے۔ اب چلو سک لو سک دونوں
 تھک گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے سونے کا
 ارادہ کیا چنانچہ انہیں بلبوں کے بستر پر پہنچا دیا
 گیا۔ اور چوکم اور مکہ ملی گئی وہ دونوں لیٹ گئے

کے ستارے تک بھی پہنچ سکتا ہے" مکہ چارم نے تجویز پیش کی۔

مکہ تم واقعی بے حد عقلمند ہو۔ یقیناً ایسا ہی ہوگا ہم چلو سک اور ٹوسک کو ساتھ لے کر کہ ارض کی سیر پر جلیں گے" چارم نے سینے پر ہاتھ رکھ کر تعظیماً بھکتے ہوئے کہا۔

تو جاؤ ان سے بات کرو میں زیادہ دیر انتظار نہیں کر سکتی" مکہ چارم نے حکم دیتے ہوئے کہا اس کے دل میں دراصل نئی دنیا دیکھنے کا شوق بے حد بڑھ گیا تھا۔

چنانچہ چوکم مکہ کے حکم پر چلو سک ٹوسک کے پاس پہنچ گیا جو ابھی ابھی سوکر اٹھے تھے اور اب واپس جانے کے متعلق سوچ رہے ہیں۔ ٹوسک ٹوسک میں اور مکہ چارم تمہارے ستارے کی سیر کرنا چاہتے ہیں تم اٹھو اور ہمیں اپنے جہاز میں ساتھ لے کر اپنے ستارے کی طرف چل دو" چوکم نے جاتے ساتھ ہی انہیں مکہ کا حکم سنایا۔ چوکم کی بات سن کر وہ دونوں ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے۔ پھر چلو سک نے جواب دیا۔

مکہ چارم اور چوکم ایک کمرے میں آنے سامنے بیٹھے ہوئے بائیں کر رہے تھے۔ چوکم ان انسانوں کی دنیا کتنی عجیب ہوگی ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ ہم وہ دنیا دیکھ سکیں" مکہ چارم نے کہا۔

ہاں سیر اپنا بھی دل چاہتا ہے کہ وہ دنیا دیکھوں" چوکم نے جواب دیا۔ تو پھر ٹھیک ہے ارضی انسانوں کا یہ جہاز موجود ہے یہ اگر ان کے ستارے سے ہمارے ستارے تک آ سکتا ہے تو ہمارے ستارے سے ان

ٹھکرا سکتا۔ تو کہ ملکہ چارم بھی، یہاں میری حکومت ہے میری اجازت کے بغیر یہاں ایک بلبلہ بھی نہیں پھٹ سکتا۔ اس لئے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسکی تعمیل کرو۔ سنو چوکم تم چاہے جو مرضی آئے کہو۔ ہم تمہارے حکم کے پابند نہیں ہیں اور نہ ہی ہمارے بغیر تم اس جہاز کو استعمال کر سکتے ہو۔ اسلئے تم ہمیں مہانوں کی طرح خوشی خوشی رخصت کرو تمہارے حق میں یہی بہتر ہوگا۔ چلو سک نے انتہائی جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ آفر اس کی رگوں میں بھی جرم خون دوڑ رہا تھا۔ یہ بات ہے تو پھر تمہیں اس حکم عدلی کی خوفناک سزا ملے گی۔ تمہیں بیلوں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ چوکم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔ شاید وہ انہیں سزا دینے کے لئے انتظامات کرنے گیا تھا۔ چلو سک آؤ یہاں سے بھاگ چلیں ہمارا جہاز اوپر موجود ہے اس سے پہلے کہ چوکم کوئی حرکت کرے۔ ہم یہاں سے نکل جائیں چلو سک نے بھائی

مگر چوکم اس جہاز میں تو اتنی جگہ ہی نہیں کہ ہم سب اس میں جا سکیں۔
 "اوہ اگر ایسی بات ہے تو پھر اس جہاز کی تمام باتیں مجھے بتا دو۔ میں اور ملکہ اس پر تمہارے کرو کی سیر کر آتے ہیں۔ جب تک ہم واپس نہ آئیں تم یہیں رہو۔ ہم جب واپس آ جائیں تو تم چلے جانا۔ چوکم نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔
 "یہ کیسے ہو سکتا ہے ہم جہاز تمہارے حوالے نہیں کر سکتے۔ اور یہ بھی سن لو کہ ہم نے ابھی واپس جانا ہے ہمارا والد ہمارا انتظار کر رہا ہو گا۔" چلو سک نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے قدمے سخت لہجے میں جواب دیا۔
 چلو سک کا جواب سن کر چارم کے انسانی چہرے پر شدید غصے کے آثار نمایاں ہوئے اور اس نے گورگدار لہجے میں کہا۔
 "سنو ارضی انسانوں میں چارم کا عظیم چوکم ہوں میں نے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھ رکھی ہے اس لئے میں جو کچھ کہتا ہوں اسے کوئی نہیں

کو تجویز پیش کی۔
 "ہاں آؤ چلو سک یہی ہمارے لئے بہتر ہو گا۔"
 ملوسک نے بھی اس کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس کمرے سے نکل کر عمارت سے باہر کو جانے لگے کیونکہ انہیں اوپر جانے کے لئے کہیں بھی سیڑھیاں نظر نہیں آئی تھیں انہوں نے سوچا کہ کسی بھی بلبلے میں بیٹھ کر اوپر جہاز تک چلے جائیں گے۔ عمارت سے باہر نکلنے تک انہیں کسی نے بھی نہ روکا اور وہ بڑی آسانی سے عمارت سے باہر نکل آئے فضا میں بہت سے بلبلے تیرتے پھر رہے تھے چلو سک نے ایک بلبلے کی طرف ہاتھ کا اشارہ کیا تو وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگا اور پھر ان کے قریب آکر رک گیا بلبلہ درمیان سے بھٹ گیا اور وہ دونوں اچھل کر اس کے اندر بیٹھ گئے۔

"اس عمارت کی چھت پر چلو۔" چلو سک نے یوں بلبلے سے مخاطب ہو کر کہا جیسے بلبلہ کوئی

جاندار ہو جو اس کی بات سمجھتا ہو۔ بیلبر تیزی سے اوپر اٹھنے لگا مگر ابھی وہ عمارت کی چھت تک نہیں پہنچا تھا کہ اچانک اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کا رخ بدل گیا اب وہ تیزی سے دور بٹھنے لگا۔

"ارے ارے یہ کہاں جا رہے ہو؟" ملوسک نے بلبلے کا رخ بدلتے دیکھ کر چیخ کر کہا اسی لمحے ان کے کالوں میں چوکم کی آواز سنائی دی۔

"چلو سک ملوسک اب اپنی نافرمانی کی سزا بھگتو یہ بلبلہ اب ہمارے حکم سے تمہیں ایک ایسی جگہ لے جائیگا جہاں تم خود بھی بلبلوں میں تبدیل ہو جاؤ گے۔"

"مگر ہمارا جہاز" چلو سک نے پریشان ہو کر کہا۔
 "تم جہاز کی فکر نہ کرو میں نے عظیم چارم کی کتاب پڑھی ہو، وہاں ہے میں جلد ہی جہاز کو اچھی طرح سمجھ لوں گا۔ اب یہ جہاز میرے اور ملکہ چارم کے کام آئے گا۔" چوکم نے مکروہ ہنسی بھرتے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں خون کا

جا رہا تھا جدمر سے بیلے آرہے تھے۔
 ابھی بیلے اٹھنے کی جگہ کان دور تھی کہ
 اپناک ٹوسک کو ایک خیال آگیا اس نے پھرتی
 سے جیب سے پستول نکال لیا۔
 "ارے ارے کیا کر رہے ہو ٹھہرو" چوسک نے
 اسے پستول نکاتے دیکھ کر چونک کر کہا۔ مگر چوسک
 نے پستول کا ٹین دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس میں
 سے سبز رنگ کی ایک تیز شعاع نکلی اور پھر
 ایک دھماکہ سا ہوا اور بیلہ کسی غبارے کی طرح
 پھٹ گیا۔ اور وہ دونوں قلابازیاں کھاتے ہوئے
 نیچے زمین پر جا گرے۔ مگر زمین چونکہ کسی ربر
 کی طرح نرم تھی اس لئے انہیں قطعاً چوٹ
 نہ آئی۔
 "بیلے کی قید سے تو نکلے" چوسک نے اٹھتے
 ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں ہم دوبارہ آبادی کی طرف
 چلیں کیونکہ ہم نے کسی نہ کسی طرح جہاز پر
 قبضہ تو کرنا ہے تب ہی ہم اس خطرناک شہر
 سے باہر نکل سکیں گے" چوسک نے اٹھ کر

گھونٹ پی کر رہ گئے انہوں نے بیلے سے
 باہر نکلنے کی بھی کوشش کی مگر ایک تو بیلہ
 خاصی بندی پر تھا پھر وہ درمیان سے کسی طور
 بھی نہ پھٹا اور وہ یوں بیلے کے اندر قید
 ہو کر رہ گئے جیسے وہ کسی مضبوط کمرے میں
 قید ہوں۔ بیلے سے باہر کا نظارہ انہیں صاف
 نظر آ رہا تھا اب وہ راضی رہنا بیٹھے سب کچھ
 دیکھ رہے تھے ان دونوں کے چہروں پر پریشانی
 کے آثار نمایاں تھے۔ مگر وہ بے بس تھے۔ کہہ بھی
 کیا سکتے تھے بیلہ تیزی سے سفر کرتا ہوا آبادی
 سے دور ہوتا چلا گیا اب دور دور تک ویرانی
 ہی ویرانی تھی۔ زرد رنگ کی ریتلی قسم کی زمین
 کے سپاٹ میدان اور پھر انہیں دور سے بیلے
 زمین سے اٹھ کر فضا میں بند ہوتے نظر آنے
 لیا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے یہ بیلے کسی مشین
 سے بن کر باہر آرہے ہوں۔ مختلف رنگوں کے
 بیلے تھے بیلے زمین سے اٹھ کر فضا میں
 بند ہوتے اور پھر تیزی سے آبادی کی طرف
 بڑھتے چلے جاتے اور ان کا بیلہ اسی طرف

ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔
 ”مگر آبادی تو یہاں سے بے حد دور ہے۔“
 ٹوسک نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔
 ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ انہیں
 اپنے پیروں کے نیچے سے ایک مدغم سی آواز
 سنائی دی ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی بول رہا
 ہو۔ انہوں نے زمین سے کان لگا دیے تو انہیں
 آواز سنائی دی۔

”معلوم نہیں یہ تو کوئی عجیب و غریب مخلوق ہے
 بالکل نئی اور یہ جیلے سے کوری ہے۔“

”کون ہے یہاں سامنے آئے ہم دوست ہیں
 دشمن نہیں“ چلو سک نے زور سے چیختے ہوئے کہا
 چند لمحے تک خاموشی چھائی رہی پھر اچانک زمین
 ان کے قدموں تلے سے کھسکنی شروع ہو گئی وہ دوڑ
 کر ایک طرف ہٹ گئے جس جگہ وہ کھڑے
 تھے وہاں سے زمین پھٹ گئی اور پھر ایک
 چھپکلی نما انسان نے سر باہر نکالا۔

”تم کون ہو“ اس چھپکلی نما انسان نے پوچھا۔
 ”ہم کورہ ارض کے انسان ہیں ہمارا نام چلو سک ٹوسک

”ہے“ چلو سک نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔
 ”کورہ ارض کے انسان“ چھپکلی نما انسان نے کچھ
 سوچتے ہوئے کہا پھر اس نے کہا میرے پیچھے
 آؤ اور چلو سک ٹوسک اس کے پیچھے چلتے ہوئے
 زمین کی اس دراڑ میں گھستے چلے گئے۔ پھر جیسے
 ہی وہ اندر گئے انہوں نے دیکھا کہ یہ ایک
 کافی کھلی جگہ تھی جہاں بیلوں کی بجائے نزد ریت
 کی بنی ہوئی چیزیں موجود تھیں وہیں درمیان میں
 ایک بوڑھا چھپکلی نما انسان بیٹھا ہوا تھا بوڑھا اس
 لئے کہ اس کے تمام جسم پر جھریاں ہی جھریاں تھیں
 ”یہ کون ہیں آدم“ بوڑھے نے پوچھا۔

”بادشاہ چارم یہ کورہ ارض کے انسان ہیں۔“ آدم
 نے بڑے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔
 ”کورہ ارض کے انسان ادھ، وہی کرہ جسکے متعلق
 عظیم چارم کی عظیم کتاب میں بھی ذکر موجود ہے۔“
 بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں بادشاہ چارم اس لئے میں انہیں ساتھ
 لے آیا ہوں کہ شاید آپ ان سے بات کرنا
 چاہیں“ آدم نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں" بوڑھے نے کہا اور پھر وہ چلوںک ٹلوںک سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔
"کہہ ارض کے انسانوں مجھے اپنے متعلق تفصیل سے بتاؤ۔"

"چلوںک نے اپنے متعلق جہاز کے متعلق اور پھر مکہ چارم اور چوکم کے متعلق اور پھر بلبلے میں اپنی قید اور وہاں سے رہائی تک کے تمام حالات تفصیل سے بوڑھے کو بتلا دیے۔"

"ہوں تو نافرمان چوکم نے تمہیں سزا دی ہے مگر تم نے اس بلبلے سے نجات حاصل کیسے کی؟" بوڑھے نے کہا۔ اور چلوںک نے اپنے بستوں کے متعلق بتلایا۔

"خوب تم کہہ ارض والے بہت ہوشیار اور ذہین ہو۔" بوڑھے کے چہرے پر خوشی کے تاثرات پیدا ہوئے۔

"مگر بادشاہ چارم آپ بھی تو اپنے متعلق بتلائیں کہ آپ یہاں کیوں چپے ہوئے ہیں؟" چلوںک نے سوال کیا۔

"ہاں سنو۔ دراصل اس ستارہ چارم کا اہل حکمران

میں ہوں میں نے عظیم چارم کی عظیم کتاب پڑھ کر یہاں یہ سب چیزیں بتائیں بلبلوں سے کام لیا، عمارتیں بنائیں۔ چارمیوں کو عقل دی انہیں رہنے سہنے کا طریقہ سکھایا ہمارے ہاں چارم عورت اور چارم مرد اپنی اپنی مرضی سے اکٹھے رہتے ہیں اس طرح چارمیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے چنانچہ میں ایک چارم عورت کے ساتھ رہنے لگا۔ جو آج کل چارم کی ٹکڑی ہے۔ پھر ہم دونوں کی تعداد بڑھی اور یہ آرام آگیا۔"

مطلب یہ کہ مکہ چارم آپ کی بیوی اور آدم آپ کا بیٹا ہے۔" چلوںک نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہم بیوی اور بیٹے کی بات تو نہیں جانتے تم اگر ایسا ہی کہتے ہو تو ایسے ہی سہی" بوڑھے نے جواب دیا۔

"ہاں ہمارے ہاں ایسے ہی ہوتا ہے اس نے ہم مکہ چارم کو آپ کی بیوی اور آدم کو آپ کا بیٹا کہیں گے تاکہ ہمیں سمجھنے میں آسانی ہو۔" چلوںک نے جواب دیا۔

س لئے آپ ہمیں بتلائیں کہ ایسا کونسا طریقہ
 د سکتا ہے جس سے یہ کام ہو سکے۔ کام ہم
 کریں گے۔" چلو سک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 "سنو چلو سک تم بے حد ذہین مخلوق ہو۔ چوکم
 اور مکہ سے جہاز حاصل کرنے کے لئے ضروری
 ہے کہ تم انہیں کسی طرح اس آبادی سے باہر
 لے آؤ اور اس دوران عظیم چارم کی عظیم کتاب
 پر قبضہ کرو۔ جب کتاب تمہارے قبضے میں آ جائیگی
 تو تم چارم کے حکمران بن جاؤ گے۔" بوڑھے نے
 اسے بتلایا۔

"سنو ہمیں تو معلوم نہیں کہ وہ عظیم کتاب کونسی
 ہے اور کہاں ہے اور اس پر قبضہ کیسے کیا
 جا سکتا ہے۔" چلو سک نے جواب دیا۔
 "وہ عظیم کتاب ایک عظیم عمارت میں ہے اور
 اس پر چارمیوں کا زبردست پہرہ ہے۔ آدم نے
 پہلی بار بات میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔
 "اچھا ٹھیک ہے ہم کوشش کریں گے۔" چلو سک
 نے جواب دیا۔
 "میں تمہارے ساتھ جاؤں گا تاکہ تمہیں بلا

ٹھیک ہے تو یوں سمجھو جب میرا بیٹا بڑا
 ہوا تو میرا نائب چوکم جس نے مجھ سے عظیم
 چارم کی عظیم کتاب پڑھی تھی۔ میری بیوی سے
 مل گیا۔ اور اس کے ساتھ رہنے لگا۔ پھر آہستہ
 آہستہ ان دونوں نے مل کر مجھے اور میرے بیٹے
 آدم کو علیحدہ کر دیا۔ اور عظیم چارم کی عظیم کتاب
 پر قبضہ کر لیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں انہوں
 نے یہاں پھینکوا دیا۔ اب ہم دونوں یہاں رہتے
 ہیں۔" بوڑھے نے انہیں تفصیل سے بتلایا۔
 مطلب یہ ہوا کہ چوکم اور مکہ نے مل کر
 آپ کے خلاف سازش کی اور آپ سے
 اقتدار چھین کر آپ کو جلاوطن کر دیا۔ چلو سک
 نے کہا۔

"ہاں ایسا ہی سمجھو۔" بوڑھے نے مایوس سے
 لہجے میں جواب دیا۔
 "دیکھئے بادشاہ چارم اس وقت ہم دونوں چوکم
 کے ستائے ہوئے ہیں ہم نے اس سے جہاز
 حاصل کرنا ہے اور آپ نے اقتدار چوکم سے ہمیں یہاں
 کے صحیح حالات کا علم نہیں آپ کو علم ہے

”آؤ آدم چلیں ہمیں وقت ضائع نہیں
 کرنا چاہیے“ چوسک نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور
 پھر چوسک چوسک اور آدم زمین سے باہر
 نکل آئے اب ان کا رخ اس طرف تھا
 جہاں سے وہ بیٹے نکل رہے تھے۔

”سکوں“ آدم نے اپنی خدشات پیش کرتے ہوئے کہا
 ”یہ بھی ٹھیک ہے اس طرح ہمیں آسانی
 رہے گی“ چوسک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
 ”بادشاہ چارم ایک بات تو بتاؤ یہاں سے تھوڑی
 دور بیٹے بن کر اٹھ رہے ہیں۔ یہ کہاں سے
 بنتے ہیں اور کیسے بنتے ہیں“ چوسک نے پوچھا۔
 ”یہاں سے تھوڑی دور بیٹوں کا ایک بہت بڑا
 ذخیو ہے جب میں نے عظیم کتاب پڑھی تو اس
 کہ پر بیٹوں کا راج تھا ہر طرف بیٹے ہی بیٹے
 تھے پھر میں نے ان بیٹوں پر قابو پایا۔ اور
 ان بیٹوں کی مدد سے عمارتیں بنائیں۔ ان
 کے ذریعے سفر کرنا سیکھا اور اس طرح ہم
 نے اپنی آبادی بنائی“ بوڑھے نے جواب دیا۔
 ”سب سے پہلے ہم وہ جگہ دیکھیں گے
 جہاں یہ بیٹے بنتے ہیں“ چوسک نے کہا۔
 ”ہاں دیکھ آؤ۔ آدم تمہیں وہ جگہ دکھا
 دے گا۔ اور بیٹوں پر کنٹرول کرنا بھی
 سکھا دے گا۔“ بوڑھے نے جواب دیا۔

بیلوں میں تبدیل ہو جائیں گے اور اس طرح ہم ان کے جہاز پر قبضہ کر لیں گے" چوکم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک وہ دونوں بری طرح اچھل پڑے کیونکہ سرخ رنگ کے بیلے میں سے نظر آنے والے چھوٹا سا بیلہ اچانک پھٹ گیا اور چوکم ٹوسک ٹوسک قلابازیں کھاتے ہوئے نیچے زمین پر جا گرے۔

"اوہ انہوں نے بیلے کو ختم کر دیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے بیلہ کیسے ختم ہو سکتا ہے یہ نئی بات ہے" چوکم نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ ہمارے کرہ پر پہلی بار ہوا ہے کہ کوئی بیلہ ختم ہو گیا۔ اگر اسی طرح تمام بیلے ختم ہو گئے تو ہمارا کیا حشر ہوگا" مکہ نے بھی تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

آرے یہ آدمی کی شکل نظر آرہی ہے" چوکم اکیبار پھر حیرت سے اچھل پڑا۔

"ہاں واقعی یہ تو آدمی ہے اوہ یہ تو ان دونوں کو بادشاہ کے پاس لے جا رہا ہے" مکہ

چوکم اور مکہ چارم دونوں بیلوں سے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھے ان کے سامنے ایک بے دھنگی سی مشین موجود تھی جس میں ایک سرخ رنگ کے بیلے سے انہیں پورے ستارے کا منظر صاف نظر آرہا تھا اس وقت سرخ رنگ کے بیلے پر ایک چھوٹا سا بیلہ صاف نظر آرہا تھا جو تیزی سے آبادی سے دور ہٹتا چلا جا رہا تھا۔

مستورڈی دیر بعد یہ بیلہ بیلیم میں مل جائیگا اور کرہ ارض کے یہ دونوں نافرمان انسان بھی

چارم کے لیے میں شدید پریشانی تھی۔
 "تم گھبراؤ نہیں بلکہ میں نے عظیم چارم کی عظیم
 کتاب پڑھی ہے اور یہ عظیم کتاب ہمارے قبضے
 میں ہے اس لئے یہ کرۂ ارض کے انسان ہمارا
 کچھ نہیں بگاڑ سکتے" چوہم نے اسے تسلی دیتے
 ہوئے کہا۔

مگر بادشاہ چارم نے بھی تو عظیم چارم کی
 عظیم کتاب پڑھی ہوئی ہے وہ کہیں ان کرۂ ارض
 کے انسانوں کو غلط مشورہ نہ دیدے" بلکہ نے
 گھبراتے ہوئے کہا۔

"تم گھبراؤ مت بلکہ چارم جا کر آرام کرو میں
 سب کنبھال لوں گا" چوہم نے اس پر قدسے
 تلخ لہجے میں کہا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ
 اندرونی طور پر وہ بھی گھبرایا ہوا ہے۔
 "میں کیسے جاؤں میں سب کچھ دیکھ کر جاؤنگی"
 بلکہ نے جواب دیا۔

اس سے پہلے کہ چوہم کوئی جواب دیتا چلو سکے
 اور ٹوسک زمین سے باہر نکلتے نظر آئے ان
 کے ساتھ آدم بھی تھا۔

"ارے ان کے ساتھ تو آدم بھی ہے" بلکہ
 نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں" چوہم نے مختصر سا جواب دیا۔ وہ بغور
 ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اور پھر چند لمحوں
 بعد وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"دیکھو بلکہ چارم کتنے بیوقوف ہیں یہ کرۂ ارض
 کے انسان یہ بلبلم کی طرف جا رہے ہیں جہاں
 جا کر یہ اور آدم سب بلبلموں میں مل جائیں گے"
 چوہم نے بے اختیار تہقیر لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی یہ بے حد بیوقوف ہیں مگر آدم تو
 سب کچھ جانتا ہے وہ کیوں ادھر جا رہا ہے
 کیا بادشاہ چارم نے اسے نہیں بتلایا کہ ادھر
 جا کر وہ خود بھی بلبلا بن جائے گا" بلکہ نے کہا
 یہ عظیم چارم کی کامیابی ہے کہ اس نے ہمارے
 دشمنوں کے دماغ خراب کر دیے ہیں" چوہم نے ہنستے
 ہوئے کہا۔

"بند کرو چوہم اسے اب مجھے یقین ہو گیا ہے
 کہ ہم پر کوئی فتح نہیں پاسکتا۔ تم اس جہاز
 کے مشعلق جاننے کی کوشش کرو میں جلد سے

اند ایک اور دروازہ تھا جو سبز رنگ کے
 بیلوں کا بنا ہوا تھا۔ اور بند تھا چونکہ اس
 دروازے کے سامنے جا کر زمین پر بیٹھ کر اپنا
 سر تیزی سے رگڑنے لگا اس کے منہ سے الفاظ
 نکل رہے تھے "عظیم چارم، عظیم چارم، عظیم چارم مجھے
 اپنی کتاب سے کچھ حاصل کرنے کی اجازت دیدو"
 وہ بار بار یہی فقرہ دہرا رہا تھا کان پر کے
 بعد سبز رنگ کے بیلے یکے بعد دیگرے پھٹنے
 لگے۔ اور پھر دروازے کے درمیان سے اتنی
 جگہ بن گئی کہ چونکہ باآسانی اس کے اندر داخل
 ہو سکتا۔

چارم کے اندر داخل ہوتے ہی بیلے دوبارہ
 اپنی جگہ پر قائم ہو گئے اور دروازہ بند ہو گیا
 اندر ایک پھوٹا سا کمرہ تھا جس میں بیلوں کی
 ایک میز کے اوپر نیلے رنگ کا ایک بہت
 بڑا بیلہ موجود تھا اس بیلے کے اندر روشنی کی
 لہری کوند رہی تھیں روشنی اتنی تیز تھی جیسے
 ہزاروں بلب جل رہے ہوں۔
 عظیم چارم کی عظیم کتاب مجھے کرہ ارض کے جہاز

بلد کرہ ارض کی سیر کرنا چاہتی ہوں" عظیم چارم
 نے کہا اور پھر وہ خود اٹھ کر عمارت کے
 اس حصے کی طرف چل دی۔
 اس کے جانے کے بعد چونکہ نے ایک
 بیلے پر انگلی سے ٹھوک ماری اور وہ بیلہ
 جیسے نیچے سا گیا چونکہ تیزی سے اس حصے سے
 نکل کر عمارت سے باہر آیا اور پھر ایک بیلے
 پر بیٹھ کر آبادی کے مشرق کی طرف جانے لگا
 کان دو سرخ رنگ کے بیلوں کی ایک چھوٹی
 سی عمارت علیحدہ کھڑی تھی اس عمارت کے گرد
 بے شمار پھپکیلا نا انسان یوں ایک دوسرے کے ساتھ
 چمٹے ہوئے کھڑے تھے کہ سوئی تک ان کے
 درمیان سے نہیں گزر سکتی تھی۔ چونکہ عمارت سے
 تھوڑی دور بیلے سے نیچے اتر آیا اور پھر
 اس عمارت کی طرف بڑھنے لگا اسے اپنی طرف
 آتا دیکھ کر پھپکیلا نا انسان پہلے اس کے
 سامنے بھدے میں گرے پھر انہوں نے سمٹ
 کر عمارت کا دروازہ چھوڑ دیا اور چونکہ بڑے
 فز سے سر اٹھائے عمارت کے اندر داخل ہوا۔

شاہی عمارت کی طرف چل پڑا۔ شاہی عمارت میں
 مکہ چوکم اس کے انتشار میں تھی۔
 "کیا تمہیں جہاز کا علم مل گیا" مکہ نے اس
 کے آتے ہی اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔
 "نہیں مکہ جب تک کہ ارض کے انسان بلیم
 میں شامل نہیں ہوتے عظیم کتاب ان کا علم
 مجھ تک منتقل نہیں کرے گی۔ چوکم نے جواب
 دیا اور مکہ کے چہرے پر مایوسی امنڈ آئی۔

کے متعلق علم چاہیے" چوکم نے عاجزانہ لہجے میں
 اس بلبلے کے سامنے جھکتے ہوئے کہا۔
 کان دیر تک روشنیاں چکتی رہیں پھر روشنیاں
 یکدم ماند پڑ گئیں اور اس بلبلے کے اندر چلوسک
 ٹوسک کا جہاز نظر آنے لگا مگر جہاز بند تھا کان
 دیر تک جہاز نظر آتا رہا مگر وہ کھلا نہیں پھر
 اچانک جہاز غائب ہو گیا اور روشنیاں دوبارہ چلنے
 لگیں۔

عظیم کتاب ابی مجھے علم نہیں دینا چاہتی چوکم
 نے برڈراتے ہوئے کہا اور پھر وہ مایوسی کے
 عالم میں واپس مر گیا۔ سبز دروازے پر گزرتا سر
 اس نے اسے کھولا اور پھر ڈھیلے قدموں سے
 عمارت سے باہر آ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ
 جب تک کہ ارض کے انسان بلبلے میں شامل نہیں
 ہو جاتے اور ان کے بلبلے چارم میں نہیں پھیل
 جاتے۔ عظیم کتاب ان کا علم اسے منتقل نہیں
 کرے گی۔ اس لئے اسے سب سے پہلے
 کہ ارض کے انسانوں کو ختم کرنا چاہیے یہی سوچتا
 ہوا وہ دوبارہ ایک بلبلے میں بیٹھ کر واپس

<http://www.BooksPak.com>

کام

کہی سبز اور سرخ رنگ کے بیلے بھی بن جاتے مگر وہ تودلو میں بے حد کم تھے۔
یہ بیلے کیسے بنتے ہیں "چوسک نے آدم سے پوچھا
"عظیم چارم کے حکم سے جو اس کوہ کا اہل
مالک ہے" آدم نے جواب دیا۔
یہ بیلے اگر بننے بند ہو جائیں تو کیا ہوگا؟

چوسک نے پوچھا۔
اگر یہ بیلے بند ہو جائیں تو کوہ چارم کی
ترقی رک جائے گی نئی عمارتیں، سواریاں ختم ہو
جائیں گی اور چارمیوں کو خوراک ملنی بند ہو جائیگی
کیونکہ نزد رنگ کے بیلے ہی چارمیوں کی خوراک
ہے" آدم نے نیا انکشاف کرتے ہوئے کہا۔
"اچھا یہ بات ہے مگر تم اور بادشاہ کو خوراک
کے لئے بیلے کہاں سے ملتے ہیں" چوسک نے پوچھا
"روزانہ ایک ایک بیلا ہمارے پاس کھانے کیلئے
آتا ہے" آدم نے جواب دیا۔

یہ پانی کس قسم کا ہے؟
چوسک نے
پوچھا جبکہ پانی کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے
کہا۔

چوسک چوسک اور آدم تینوں تیزی سے چلتے
ہوئے بلبلیم کی طرف بڑھتے چلے گئے جب وہ قریب
گئے تو چوسک چوسک یہ دیکھ کر حیران رہ گئے
کہ وہاں مختلف رنگوں کے پانی کا ایک بہت بڑا
سمندر تھا جس میں مختلف رنگوں کے بیلے بن
رہے تھے اور بن کہ اوپر اٹھتے اور آباری کی
طرف بڑھتے چلے جاتے تھے جس جگہ بیلے بن
رہے تھے وہ اس سمندر کے مین وسط میں تھے
بیلے بڑی باتاواگی سے بن رہے تھے زیادہ تر
نزد رنگ کے بیلے بن رہے تھے مگر کبھی

وہ اترا ہی چلا کیا حیرت انگیز بات یہ تھی کہ سمندر کی تہ میں جانے کے باوجود نہ ہی اس کا سانس رکا تھا اور نہ ہی وہ عجیب مغرب سیال اس کی آنکھوں اور منہ میں گھس رہا تھا اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اس سمندر کی مچھلی ہو وہ بڑے اطمینان سے سمندر میں تیر رہا تھا اور پھر اسے دور چلو سک بھی تیرتا ہوا نظر آگیا اور شاید چلو سک نے بھی اسے دیکھ لیا تھا وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا تھوڑی دیر بعد وہ دونوں آپس میں مل گئے پھر ان دونوں نے اوپر اٹھنے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود، وہ خود بخود اس عجیب مغرب سمندر کی تہ کی طرف کھینچے چلے جا رہے تھے۔ پھر انہیں دور سے ہی وہ جگہ بھی نظر آگئی جہاں سے پیلے اٹھ اٹھ کر سطح کی طرف جا رہے تھے انہوں نے محسوس کیا کہ انکا رخ بھی ادھر ہی ہے۔

اب کیا ہوگا" اچانک چلو سک کی آواز چلو سک

اُسے اُسے مہرہ اس طرح اس میں ہاتھ مت ڈالو" چلو سک نے تیزی سے ہاتھ برٹھا کر چلو سک کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا مگر اس کے ہاتھ کے اچانک دھکا لگنے سے چلو سک کا پاؤں پھسلا اور وہ دھڑام سے سر کے بل مختلف رنگوں کے سمندر میں گر پڑا۔

"بچاؤ بچاؤ" چلو سک نے گھبرا کر چیخے ہوئے کہا اور پھر وہ ڈوبتا چلا گیا۔

"چلو سک چلو سک" نے بھائی کو ڈوبتے دیکھا تو بے اختیار اس عجیب مغرب سمندر میں گر پڑا اور پھر چند لمحوں تک ہاتھ پر مارنے کے بعد وہ بھی سمندر کی تہ میں ڈوبتا چلا گیا۔ انہیں اس طرح بلبلیم میں غرق ہوتا دیکھ کر آرام کے چہرے پر زبردست مایوسی امنڈ آئی اور وہ چند لمحے تک اس سمندر کو دیکھنے کے بعد خاموشی سے واپس پلٹ گیا کیونکہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ کہہ ارض کے دونوں انسان بلبلیم میں فنا ہو گئے ہیں۔

ادھر چلو سک جیسے ہی سمندر کی تہ میں اترا

ہوا اندر داخل ہو رہی ہے جس کی وجہ سے بلیے بن رہے ہیں۔" چلو سک نے جواب دیا۔

اور پھر وہ دونوں اس جگہ کے قریب پہنچ گئے انہوں نے دیکھا کہ عین اس جگہ جہاں سے رنگ برنگے بلیے مسلسل نکل کر اٹھ رہے تھے ایک کافی بڑی چٹان نما کوئی چیز پڑی تھی جس میں مختلف سائز کے سوراخ تھے۔

ان سوراخوں میں سے بلیے باہر نکل رہے تھے یہ کیا چیز ہے" چلو سک نے حیران ہو کر اس چٹان نما چیز کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو مجھے پہنچنا کوئی چیز لگتی ہے" چلو سک نے اس کے قریب جاتے ہوئے کہا۔

چلو سک بھی آگے بڑھا اور وہ دونوں اس کے گرد رک گئے اور بغور اسے دیکھنے لگے چلو سک نے ڈرتے ڈرتے اپنی انگلی اس طرف بڑھائی اور پھر جیسے ہی اسی کی انگلی اس چٹان نما

چیز سے لگی چلو سک کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں بجلی کی تیز لہر دوڑ گئی اور وہ

جھٹکا کھا کر دور جاگرا اور دوسرے لمحے چلو سک

کے کانوں میں پڑی اور وہ چونک پڑا۔
"کیا ہم یہاں بول بھی سکتے ہیں؟" چلو سک نے جواب دیا۔ اور ساتھ ہی اسے خود بخود اپنے سوال کا جواب بھی مل گیا کیونکہ وہ بڑے آرام سے بول رہا تھا اور یہ عجیب و غریب پانی ال کے حلق میں بھی نہیں جا رہا تھا۔

"بڑا عجیب سمندر ہے یہ بھی، نہ ہی پہلا سانس گھٹ رہا ہے اور نہ آنکھیں بند ہو رہی ہیں اور نہ ہی بولتے وقت کوئی چیز ہلکے حلق میں جاتی ہے" چلو سک نے حیرت بھری نینے میں کہا۔

"ہاں چلو سک ہم اپنی دنیا میں تو نہیں، ظاہر ہے یہاں کی ہر چیز عجیب ہوگی" چلو سک نے جواب دیا۔ مگر اس کی نظریں ادھر ہی جمی ہوئی تھیں جہاں سے بلیے اٹھ رہے تھے اب وہ

دونوں اس جگہ کے بے حد قریب پہنچ گئے تھے۔
"یہاں یہ بلیے کیسے بن رہے ہوں گے" چلو سک نے ایک بار پھر سوال کیا۔

"میرے خیال میں یہاں سمندر کے نیچے سے

مگر وہ بڑی آسانی سے باہر سمندر کو دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سمندر کی سطح سے نکل کر فضا میں بلند ہو گیا اور اب اسکا رخ آبادی کی طرف تھا۔ ٹوسک سوچ رہا تھا کہ خجائے ٹوسک کہاں پہنچ گیا ہوگا اور اب وہ دونوں کیسے مل سکیں گے مگر چونکہ اس سمندر سے باہر نکلنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں تھا اس لئے وہ خاموش رہا۔ تھوڑی دیر بعد ٹوسک کا بلبہ آبادی کے اوپر پہنچ گیا مگر وہ ابھی تیزی سے آگے ہی بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹوسک نے دیکھا کہ اسکا بلبہ مینا عمارت کے اوپر پہنچ گیا ہے جہاں چوہم اور مکہ چارم رہتے تھے۔ بلبہ وہاں پہنچ کر آہستہ آہستہ نیچے اترا اور پھر عمارت کے دروازے پر پہنچ کر وہ اچانک پھٹ گیا اور ٹوسک باہر زمین پر اڑا جیسے ہی وہ زمین پر گرا اچانک چاروں طرف سے پھپکیلنا انسان اڈ پڑے اور انہوں نے ٹوسک کے مضبوطی سے پکڑ لیا۔ ٹوسک نے اپنے آپکو چھڑانے کی بے حد کوشش کی مگر وہ تعداد میں زیادہ تھے اور پھر ان کی گرفت بھی مضبوط تھی اسلئے ٹوسک بے بسی

پریشانی کے عالم میں چیخ پڑا کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ چٹان میں سے ایک سرخ رنگ کا بلبہ نکل کر تیزی سے چوسک کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے چوسک اس بلبے میں پھٹ سا گیا تھا۔ اب وہ نظر بھی نہیں آ رہا تھا اور وہ سرخ رنگ کا بلبہ چوسک کو اپنی پیٹ میں لیتا ہوا تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ ٹوسک نے اسے پکڑنا چاہا مگر ٹوسک اٹھ ہی نہ سکا۔ اس سمندر کی یہ صفت عجیب و غریب تھی کہ اس میں سے صرف بلبہ ہی اوپر اٹھ سکتا تھا جب چوسک والا بلبہ خاموشی سے نکل گیا تو ٹوسک نے آد دیکھا نہ تاکہ اور اپنی انگلی پوری قوت سے اس چٹان میں گھسیڑ رہی واقعی وہ اسفنج قسم کی کوئی چیز تھی۔ ٹوسک کو بھی ایک زور دار جھٹکا لگا اور اسی طرح ایک سرخ رنگ کا بلبہ ایک سوراخ سے نکل کر اس پر چھا گیا۔ چوسک نے دیکھا کہ اب وہ بلبے کے اندر قید ہے اور اب وہ اوپر کی طرف اٹھتا چلا جا رہا تھا

پر چلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔
 "یہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟" ملوسک نے
 بڑے پریشان لہجے میں کہا۔

خود میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ہم کس چکر
 میں پڑ گئے ہیں؟" ملوسک نے مایوس لہجے میں جواب
 دیا۔

"میرے خیال میں اب ہمیں جارحانہ قدم اٹھانا
 پڑیگا تب ہی یہاں سے جان چھٹے گی؟" ملوسک نے
 غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا جارحانہ قدم اٹھائیں، غیر سٹار ہے، غیر
 جگہ ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتی؟" ملوسک نے
 جواب دیا۔

ہم نے خود ہی کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ ملوسک
 ایسا کریں کہ اب ہم اپنے پستولوں کا بے دریغ
 استعمال کریں جو سامنے آنے سے ختم کردیں دیکھا
 جائے گا۔" ملوسک نے جیسے پستول نکالتے ہوئے کہا
 "ہم یہاں سے نکلیں گے تو پستول بھی استعمال
 کریں گے۔ یہ جیلے تو پتھر کی طرح سخت ہیں
 میں نے بے حد کوشش کی مگر بے سود، حتیٰ کہ میں نے

سا ہو کر رہ گیا۔ مچھلی نما انسان اسے ہاتھوں میں
 پکڑ کر تقریباً گھسیٹتے ہوئے اس شاہی عمارت کے
 قریب موجود سرخ رنگ کی چھوٹی سی عمارت کی
 طرف لے چلے اس عمارت کے دروازے میں داخل
 ہو کر وہ اسے ایک کونے میں لے گئے پھر ان
 میں سے ایک نے وہاں بلبوں کے بنے ہوئے
 دروازے پر انگلی سے ٹھوکر ماری دروازے کے بلبلے
 ایک طرف ہتتے چلے گئے اور وہاں دروازہ سا بن
 گیا اور مچھلی نما انسانوں نے اسے اس دروازے
 کے اندر پھینک دیا اسے اندر پھینکتے ہی بلبلے
 دوبارہ اپنی جگہ جم گئے۔

ملوسک جیسے ہی اندر گرا اسے یوں محسوس ہوا کہ
 جیسے وہ بلبوں کے ڈھیر پر جاگرا ہو۔
 "ملوسک تم اپنا چلوںک کی آواز اسکے کانوں
 میں پڑی اور وہ چونک کر اٹھا۔ اور اب اسے
 تمام منظر صاف نظر آنے لگا گیا تھا یہ بلبوں
 کا بنا ہوا چھوٹا سا کمرہ تھا جسا فرش بھی بلبوں
 کا بنا ہوا تھا اور اسکے ایک کونے میں چلوںک
 بیٹھا ہوا تھا۔ ملوسک بڑے اطمینان سے بلبوں

پستول بھی پھلایا مگر سنبانے یہ جلیے کیسے ہیں کہ ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا" چلو سک نے اسے بتلایا اس کی بات سن کر ٹوسک بھی ہالیوں ہو گیا کیونکہ اسے اپنے پستول پر بید بھروسہ تھا "پھر کیا تمام عمر ہم یہاں پڑے رہیں گے" ٹوسک نے بھائی کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔ "کوئی ترکیب سوچو اب ہمیں عقل استعمال کرنی پڑیگی تب ہی کوئی بات بنے گی" چلو سک نے کہا اور پھر وہ دونوں تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔

"چلو سک ایسا کرتے ہیں کہ چوکم سے صلح کر لیں اور اسے اور ملکہ کو اپنے ساتھ جہاز میں بٹھا کر لے چلتے ہیں سارے سے باہر نکل کر کسی ترکیب سے ہم انہیں باہر پھینک دیں گے" ٹوسک نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

نہیں ٹوسک چوکم بے حد عقل مند ہے جہاز کے اندر جا کر وہ اس کے چلانے کا طریقہ سمجھ لیگا اور ہو سکتا ہے بعد میں ہمیں ہی نقصان پہنچا دے۔ ہم یہ خطرہ مول نہیں لے سکتے" چلو سک

نے جواب دیا۔ "پھر آفر کیا کریں" ٹوسک نے جھنجھلا کر کہا۔ "ایسا کرتے ہیں پہلے چوکم کو جا کر کسی طرح اس کمرے سے باہر نکالتے ہیں پھر کوئی کوشش کریں گے" چلو سک نے کہا۔

مگر اسے بلائیں کیسے" ٹوسک نے کہا۔ "ہاں یہ بھی مسئلہ ہے" چلو سک نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے میں چلنے لگا۔ ابھی وہ محل ہی رہا تھا کہ اچانک دروازے کے جلیے بیٹھنے لگے اور پھر چھپکنا انسان اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے ہاتھوں میں سبز رنگ کے چھوٹے چھوٹے جلیے پکڑے ہوئے تھے انہوں نے وہ سبز رنگ کے جلیے ان کے سامنے رکھے اور پھر ہاتھوں سے اشارہ کر کے کہنے لگے کہ انہیں کھالو۔ ٹوسک نے ایک سبز جلیے کی طرف ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ اچانک چلو سک نے جیب سے پستول نکالا اور دوسرے لمحے اس نے اس کا رخ ان کی طرف کر کے ٹپن دیا۔ پستول میں سے تیز شعاع نکل کر دونوں چھپکنا انسانوں پر پڑی اور وہ دونوں

گر تڑپنے لگے۔

”آؤ ٹوسک دروازہ کھلا ہے بھاگ نکلیں“ چلوک نے ان دونوں کے تڑتے ہی ٹوسک سے کہا اور پھر وہ دروازہ کی طرف بھاگ پڑا ٹوسک نے بھی اس کی پیروی کی مگر اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچنے دروازے کے سوراخ میں بیٹھے دوبارہ جمع ہونے شروع ہو گئے۔ چلوک اور ٹوسک دیواندار ان بلبوں سے نکرانے اور پوری قوت سے اٹھیں دھکیلتے دروازے سے باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگے۔ چلوک تو ماتھ پر مارتا دروازے سے باہر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا البتہ دوسرے نے ٹوسک کی جھونے نے کمرہ سر پر اٹھایا کیونکہ ٹوسک ان بلبوں کے درمیان برقی طرح پھنس گیا تھا۔ اسکا اگلا دمڑ باہر کی طرف تھا اور ٹاکیں ابھی دونوں طرف تھیں کہ بلبے تیزی سے ایک دوسرے پر جمتے جا رہے تھے اور ٹوسک کے منہ سے اس طرح بے اختیار چیخیں نکل رہی تھی جیسے وہ زندہ کسی دیوار میں چنا جا رہا ہو۔

چلوک بھائی کی چیخیں سن کر بڑی طرح اچھلا

اور پھر اس نے ٹوسک کا بازو پکڑ کر اسے تیزی سے باہر گھسیٹنا شروع کر دیا۔ ٹوسک برقی طرح چیخ رہا تھا۔ اسکا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس پر وزن پڑتا جا رہا ہو اور وہ عنقریب ان بلبوں میں پچک کر رہ جائے گا۔ مگر چلوک کے دیواندار زور لگانے سے وہ اپنی اپنی باہر کھسکتا آ رہا تھا مگر جتنی تیزی سے بلبے اپنی جگہوں پر جمتے جا رہے تھے اسے دیکھتے ہوتے چلوک کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ ٹوسک کو باہر نہیں نکال سکے گا اب ٹوسک کا چہرہ بگڑنے لگا تھا اور اسکا دم بھی گھٹنے تک گیا تھا یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ٹوسک جلد ہی دم توڑ دے گا۔

چلو سک اور لو سک دونوں سمندر میں رہ رہے ہیں اور اب تیرتے ہوئے تہہ کی طرف جا رہے ہیں۔ عظیم چارم نے آفرکار ان پر فتح پائی۔ بلبلیم میں داخل ہونے کے بعد اب یہ عظیم چارم کے قبضے میں آگئے ہیں۔ چوکم نے مسرت سے پہلے میں کہا۔

نہاں چوکم انہوں نے اب تک کوئی بدلہ نہیں کھایا تھا اور نہ ہی یہ بلبلیم میں داخل ہونے تھے اس لئے عظیم چارم کے قبضے میں نہیں آئے تھے مگر اب یہ پہنچ کر نہیں جا سکتے۔ مگر چارم کے لیے میں بھی بے پناہ خوشی تھی۔ اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں اس اسفنج نما چٹان کے پاس پہنچے پھر ان کے سامنے ہی وہ بلبلوں میں تبدیل ہوئے اور سمندر سے نکل کر آبادی کی طرف آنے لگے۔ اب ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے عظیم چارم خود بخود ان سے پنٹ لے گا۔ چوکم نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور واقعی وہ خاموشی سے کھڑے

چوکم اور مکہ چارم دونوں ایک کمرے میں بیٹھے باہر کر رہے تھے۔ کہ اچانک ایک بلبلیم کے سے پھٹ گیا۔ اور وہ دونوں چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

”اوہ مکہ عظیم چارم کی عظیم کتاب نے ہمیں بلایا ہے ضرور کوئی خاص بات ہوگئی ہے“ چوکم نے تیز پیچے میں کہا اور پھر وہ دونوں تقریباً بھاگتے ہوئے اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں بلبلوں کی بنی ہوئی بڑھنگی سی مٹینیں موجود تھیں۔ سرخ رنگ کے بلبلے میں انہیں جب ایک منظر نظر آیا تو

حفاظ مردہ ہو کر یہی آکرے تھے اور وہ دونوں
 دروازہ پار کرنے لگے۔
 یہ جاگ رہے ہیں مجھے فوراً وہاں پہنچا چلیے
 چوکم نے کہا اور پھر وہ تقریباً دوڑتا ہوا کمرے
 سے باہر نکلا اور پھر ایک بلبلے میں بیٹھ کر تیزی
 سے اس عمارت کی طرف جانے لگا۔ جہاں
 یہ دونوں دروازے سے نکلنے کی کوششوں میں
 مصروف تھے۔

اس سرخ رنگ کے بلبلے میں سب منظر دیکھ
 رہے تھے۔
 تھوڑی دیر بعد جب منظر بدلا تو انہوں نے
 دیکھا کہ وہ دونوں بلبلوں کے قید خانے میں
 موجود ہیں۔
 ”اب یہ یہاں سے نہیں نکل سکتے“ چوکم

نے عدلی سانس لیتے ہوئے کہا۔
 ”اب عظیم چارم ان کا علم ان سے حاصل کر کے
 ہمیں منتقل کر دے گا اور پھر ہم جہاز پر کراچی
 کی سیر کو چلیں گے“ اس چھپکلی نانا ملک نے خوشی
 سے اچھلتے ہوئے کہا۔

”دیکھو دیکھو عظیم چارم کے دو محافظ سبز بلبلے
 لئے اندر داخل ہوئے ہیں جیسے ہی یہ بلبلے
 کھائیں گے ان کا علم عظیم چارم کو منتقل ہو
 جائے گا“ چوکم نے ملک کو متوجہ کرتے
 ہوئے کہا۔

”ارے ارے یہ کیا ہوا“ اچانک چوکم کے ساتھ
 ساتھ ملک بھی خوفزدہ ہو کر اچھل پڑی کیونکہ
 چلوک کے ہاتھ سے دو لہریں نکلیں اور دونوں

<http://www.BooksPK.com>

کر دیے اور وہ دونوں ایک بار پھر کر گئے
 شاید فائروں سے وہ کچھ دیر کے لئے بیہوش
 ہو جاتے تھے درنہ اگر وہ مر جاتے تو ظاہر ہے
 دوبارہ باہر کیسے آتے ویسے اس بیہوشی نے ٹوسک
 کو بچا لیا تھا اگر محافظ مر چکے ہوتے تو ظاہر ہے
 ٹوسک بیلوں کی دیوار میں ہی دب کر مر چکا ہوتا
 محافظوں کے بیہوش ہوتے ہی ٹوسک نے تیزی
 سے ٹوسک کو جھنجھوڑنا شروع کر دیا کیونکہ اسے
 خطرہ تھا کہ مزید پھسکی بنا انسان وہاں نہ آ جائیں
 ٹوسک کے انسان جلدی بحال ہو گئے اور پھر
 وہ دونوں تیزی سے اس عمارت سے باہر نکلے
 ابھی وہ دروازے سے باہر نکلے ہی تھے کہ
 ایک بیلہ ان کے قریب آکر رکا اور اس میں
 سے چوہم باہر نکلا۔ چوہم انہیں پکڑنے کے لئے
 دوڑا۔

تجاگر ٹوسک اس کے ارادے خطرناک ہیں۔
 ٹوسک نے ٹوسک کا بازو پکڑ کر ایک طرف
 پھینکتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ ٹوسک کا دم گھٹ جاتا
 اور وہ دیوار میں ہی پھنس کر مر جاتا اجاگر
 بیلے تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹنے لگے اور ٹوسک
 نے پوری قوت سے ٹوسک کو باہر کھینچ لیا
 پھر انہیں معلوم ہوا کہ یہ بیلے اندر موجود دونوں
 محافظوں نے ہٹائے تھے۔

چند لمحوں تک کو ٹوسک کو ہوش نہیں آیا
 بیلے تیزی سے ہٹتے جا رہے تھے اور پھر دونوں
 محافظ اچھل کر اس سوراخ سے باہر آگئے باہر
 آتے ہی وہ دونوں ان کی طرف پکے مگر ٹوسک

تھا اس نے جب یہ منظر دیکھا تو اسنے
سبھی بھائی کی تشدید میں چھلانگ لگائی چونکہ
وہ بھی ہلکا پھلکا سا تھا اس لئے وہ بھی آسانی
وہ قطار چھلانگ گیا اس طرح اب وہ وقت
طور پر اپنے پیچھے دوڑنے والے پھپکی نما انسانوں سے
بچ گئے۔

"لوہک ادھر عمارت کے اندر آجاؤ یہ عمارت
شاید کوئی مقدس عمارت ہے اسلئے یہ پھپکیاں
اندر نہیں آئیں" چلوہک نے کہا اور پھر جیسے ہی
چلوہک اس کے قریب پہنچا وہ اس کا ہاتھ
پکڑنے عمارت کے اندر داخل ہو گیا اندر سبز
رنگ کے بلبوں کا مضبوط دروازہ نظر آ رہا تھا۔
"اب یہ دروازہ کیسے کھلے گا" چلوہک نے پریشان
ہو کر پوچھا۔

"ٹھہرو میں ایک ترکیب لانا ہوں" چلوہک نے
کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر انگلی سے
ایک جیلے پر ٹھوکر ماری اس کے ٹھوکر مارتے
ہی اچانک بلبوں میں ہل چل سی پیدا ہوئی۔ اور
جیلے تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹنے لگے جیسے ہی

اور وہ دونوں بے تماشہ اس کے اٹنے رخ
دوڑ پڑے۔ ادھر چوکم نے بھانے کیا اشارہ کیا
تھا کہ چاروں طرف سے پھپکی نما انسان ان کی
طرف بھاگ پڑے۔

اب وہ دونوں ایسے بھاگ رہے تھے جیسے
وہ فرگوش شکاری کتوں سے بچنے کے لئے بھاگ
رہے ہوں۔ کبھی ادھر، کبھی ادھر مگر پھپکی نما انسانوں
کا گھیرا ان کے گرد آہستہ آہستہ تنگ ہوتا جا
رہا تھا۔

بھاگتے بھاگتے وہ ایک ایسی عمارت کی طرف
جانکے جو گہرے سرخ رنگ کے بلبوں کی بنی ہوئی
تھی اور اس کے گرد پھپکی نما انسانوں نے دائرہ
بنایا ہوا تھا بھاگتے بھاگتے چلوہک نے اچانک
چھلانگ لگائی اور وہ ان پھپکی نما انسانوں کے
سے ہوتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ مگر وہ دائرے
میں کھڑے پھپکی نما انسان بدستور کھڑے رہے ان
میں قطعاً کوئی ہلچل نہ ہوئی البتہ ان کے قریب
آکر دوسرے پھپکی نما انسان رک گئے تھے چلوہک جو
تھوڑی دور اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ رہا

ان کا جہاز نظر آنے لگا دوسرے لمے چوسک اور ٹوسک کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کا ذہن کسی نامعلوم گرفت میں آتا جا رہا ہو اور چند لمحوں بعد انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے ذہن میں جہاز کے متعلق معلومات ابل رہی ہوں اس کے ساتھ ہی انہوں نے دیکھا کہ جہاز کا دروازہ کھٹا شروع ہو گیا اور اندر سے تیزی نظر آنے لگ گئی۔

عظیم چارم زندہ بار مجھے دروازہ کھولنے کا حکم ہو گیا بے اختیار۔ چوکم کے منہ سے نکلا۔

اور اس کے ساتھ ہی چوسک اور ٹوسک دونوں کو جھٹکا لگا انہیں معلوم ہو گیا کہ جہاز کے متعلق ان کا علم اس بیٹے کی معرفت چوکم کے ذہن میں منتقل ہو رہا تھا ان دونوں کو جیسے ہی احساس ہوا انہوں نے اپنے ذہن کو پراسرار گرفت سے پھرانے کے لئے سر کو باہر جھٹکا اور ادھر بیٹے کی ردنیوں میں چپک بڑھتی گئی جیسے وہ ان کے ذہنوں کو گرفت میں لینے کی سہرا پور کوشش کر رہا ہو۔ اچانک ٹوسک نے

وہاں اندر جانے کا سوراخ پیدا ہوا وہ دونوں تیزی سے اندر داخل ہوئے اور پھر وہ دونوں جھٹک کر رک گئے کیونکہ سامنے بلبوں کی بنی ہوئی میز پر نیلے رنگ کا ایک بہت بڑا بلب موجود تھا جس میں بے پناہ ردنیوں پیدا ہو رہی تھیں ابھی وہ اس بلب کو دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک چوکم اچھل کر اندر داخل ہوا اور پھر وہ اس بلب کے سامنے جا کر بے اختیار جھٹک گیا اور تیز لہجے میں کہنے لگا "عظیم چارم کی عظیم کتاب کراہی کہ، یہ وہ انسان میرے سامنے موجود ہیں انہیں بلب میں دھکیل دو اور ان کا علم مجھے منتقل کرو۔"

ہوں تو یہ ہے وہ عظیم کتاب "چوسک ٹوسک دونوں کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اب وہ زیادہ اشتیاق سے اس بیٹے کو دیکھنے لگے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے بیٹے کے اندر ہزاروں بلب جل رہے تھے۔ جیسے ہی چوکم کا فقرہ مکمل ہوا روشنی کی لہروں میں تیزی آگئی پھر یکدم ماند پڑ گئی اور اس بلب کے اندر

کا باند پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے کہا اور وہ دونوں بے حاشا جہاز کی طرف دوڑنے لگے ابھی وہ جہاز تک نہیں پہنچے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ پیلے دوبارہ عمارتوں کی شکل میں قائم ہونے لگ گئے تھے۔ اور مردہ چھپکلی نما انسانوں میں حرکت پیدا ہونے لگ گئی تھی۔

پہ دوبارہ زندہ ہو رہے ہیں اور تیز بھاگو چلو سک نے کہا اور وہ دونوں اور زیادہ تیز بھاگنے لگے جلد ہی وہ جہاز کے قریب پہنچ گئے چوسک نے بھرتی سے اس کا دروازہ کھولا اور وہ دونوں اچھل کر اندر جا گئے۔ اور انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔

”جلدی اڑاؤ جہاز“ چوسک نے دانتے ہوئے کہا عمارتیں بن گئی ہیں اور چھپکلی نما انسان زندہ ہو گئے ہیں۔

”اُسے جلدی کرو وہ دیکھو جو کم انتہائی تیزی سے ہماری طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے“ چوسک نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اسی لمحے چوسک نے ایک مین دبا دیا۔ جہاز کی مشینری میں زندگی

زور سے اپنے سر کو جھٹکا اور اسکا ہاتھ تیزی سے اٹھا اور پھر اس نے بڑے پیلے پر پستول کا ڈر کر دیا۔ پستول سے سبز رنگ کی تیز لہر نکل کر اس پیلے پر پڑی۔ اور دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکا ہوا اور ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہوا میں اڑتے چلے جا رہے ہوں پھر پے در پے دھماکے شروع ہو گئے اور پورے کمرہ چارم میں کہرام مچ گیا ہر طرف پیلے ہی پیلے اڑنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد جب ان دونوں کے پیروں نے زمین کو چھوا اور ان کے ہوش حواس درست ہوئے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کمرہ چارم کی کل عمارتیں جو بیلوں سے بنی ہوئی تھیں دھماکوں سے اڑ گئی تھیں اور تمام پیلے آسمان پر اڑنے لگے تھے۔ اور چھپکلی نما انسان ہر طرف زمین پر یوں چت پڑے ہوئے تھے جیسے مر گئے ہوں پھر دور انہیں اپنا جہاز بھی بیلوں کے جھرسٹ میں کھڑا نظر آنے لگا گیا۔

”پلو جہاز کی طرف دوڑو“ چوسک نے چوسک

میرے خیال میں اب کرہ ارض کی طرف
 ڈیڑی انتظار میں ہوں گے" تھوڑی دیر کے
 ٹوسک نے چوسک سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "نہیں ٹوسک اب دیر تو ہو ہی گئی ہے کہ
 نہ چاند کی سیر کر آئیں ورنہ پھر ڈیڑی نے
 ہمیں جہاز کے قریب نہیں پھینکنے دینا۔" چوسک نے
 جواب دیا۔

"مچو ٹھیک ہے ہم جلدی واپس آ جائیں گے"
 ٹوسک نے راضی ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں چاند تو ویران ہے بس فزا دیر وہاں ٹھہر
 گئے پھر واپس آ جائیں گے" چوسک نے جواب دیا
 اور ٹوسک نے سر ہلادیا۔ اب وہ دونوں سیارے
 کی پشت سے ٹیک لگا کر اطمینان سے خلا
 سیر کر رہے تھے۔ اور سکریں پر چاند تیزی
 نزدیک آتا جا رہا تھا۔ مگر چند لمحوں بعد
 کو اچانک جھٹکا لگا اور وہ دونوں چوک
 اترے اسے اس کا رخ پھر بدل گیا۔
 ٹوسک نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔
 "نہیں اب یہ بائیں طرف جا رہا ہے۔"

کی لہر دوڑ گئی اور وہ تیزی سے اوپر
 اٹھنے لگا۔ چوسک نے انتہائی تیز رفتاری کا
 بٹن دبا دیا اور چند لمحوں بعد کرہ چارم کی
 آبادی تیزی سے ان کی نظروں سے غائب ہو گئی
 اور وہ سرخ رنگ کی دھند میں سفر کرنے لگے
 تھوڑی دیر بعد دھند بھی غائب ہو گئی اور وہ
 خلا میں داخل ہو گئے۔ چوسک نے جہاز کی منزل
 کا تعین کرنے والا ڈائل گھمایا اور جہاز کا رخ
 چاند کی طرف ہو گیا۔

خدا کی پناہ بال بال بچے ہیں : تو عجیب
 غریب ستارہ ہے" چوسک نے اطمینان کا سانس
 لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں میرے خیال میں وہ نیلے رنگ کا بلبلہ
 تمام ستارے کو کنٹرول کرتا تھا فائر کرنے سے
 وہ وقتی طور پر ناکارہ ہو گیا اور تمام نظام درہم
 برہم ہو گیا مگر جلد ہی وہ ٹھیک ہو گیا۔ اور
 نظام دوبارہ شروع ہو گیا۔ مگر اسی وقفے نے
 ہمیں بچا لیا۔" ٹوسک نے خیال ظاہر کیا اور
 چوسک نے تائید میں سر ہلادیا۔

بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ خوبصورت ناول

چلو سٹ ملو سٹ

سبز ستارے میں

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

چلو سٹ ملو سٹ پر اسرار خلتی سیاح

چلو سٹ ملو سٹ ایک ایسے سیاح پر جہاں دن کو رات اور رات کو دن ہوتا ہے

چلو سٹ ملو سٹ عجیب و غریب دنیا میں جہاں انسان کا نول بڑھتے اور منستے میں

چلو سٹ ملو سٹ کی دلچسپ شراکت میں جن سے بیارے کے انسان انکے دشمن بن گئے

جیسا ہی دنیا کے انسان چلو سٹ ملو سٹ پر قابو پائے یا نہیں؟

چلو سٹ ملو سٹ کا انجام کیا ہوا؟

ایک ایسی حیرت انگیز، دلچسپ اور قہقہوں سے بھرپور ناول جسے بچے ایک بار پڑھ کر بار بار

پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے

ناشران

یوسف برادر فوڈ پبلسٹریز بکسٹریٹ پاکستان گیت ملتان

اس ستارے کی طرف یہ سبز رنگ کا ستارہ
چلو سٹ نے کہا۔
"اللہ تبارہ نبھانے اب کیا ہوگا" ملو سٹ نے بے اختیار
کہا۔ چلو سٹ نے جہاز کا رخ بدلنے کی بے حد
کوشش کی مگر بے سود، جہاز تیزی سے اس سبز
ستارے کی طرف بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ نا معلوم سبز
ستارے کی طرف اور چلو سٹ ملو سٹ دونوں کے
چہروں پر شدید تشویش کے آثار تھے مگر وہ
مجبور تھے کیونکہ وہ جہاز کا رخ بدلنے میں
نا کام ہو گئے تھے۔

ختم شد

شہزادہ اسفندیار

مصنف: ظہیر احمد

- کامولی جادوگر۔ جو شہزادی زرناب کو اٹھا کر اپنے ہوائی محل میں لے گیا اور اسے کوڑے مار مار کر لہو لہان کر دیا۔ کیوں؟
- شہزادہ اسفندیار۔ جو ایک بوڑھی عورت سے ہمدردی کے جرم میں کامولی جادوگر سے بھرا گیا۔ وہ بوڑھی عورت کون تھی؟
- شہزادہ اسفندیار زرناب کو رہائی دلانے کیلئے ہوائی محل میں پہنچ گیا جہاں سے صرف قلعہ موت کا سفر شروع ہوتا تھا۔
- قلعہ موت۔ جس کا ہر حصہ طلسمی تھا اور ہر دروازہ گردش میں تھا۔
- شہزادہ اسفندیار کا مین خوفناک جنوں سے مقابلہ۔ ایک حیرت انگیز مقابلہ جو شہزادہ اسفندیار نے جیت لیا۔ کیسے؟
- سفید الو جسے حامل کرتے ہوئے شہزادہ اسفندیار آتوں کے چکر میں پھنس گیا۔
- چنگاڑ چڑیل۔ جس کے خون ہاتھوں میں پھیر کا ہوا شہزادہ اسفندیار قلعہ موت کے آخری دروازے تک پہنچ گیا، جو موت کا دروازہ تھا۔
- کیا شہزادہ اسفندیار شہزادی زرناب کو رہائی دلا سکا۔ یا۔؟

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی

کوہ قاف کا شیطان

مصنف۔ منظر کلیم ایم اے

- ☆۔ کوہ قاف کا شیطان۔ جو ہمسایہ ملک کاکیشیا کی ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ کیوں؟
- ☆۔ شہزادہ بخت نصر۔ کاکیشیا کا شہزادہ جو کوہ قاف کے شیطان کی حقیقت جاننے کی غرض سے بھیس بدل کر کوہ قاف گیا تو شیطان کی بھیانک سازش میں پھنس گیا؟
- ☆۔ کاؤس۔ کوہ قاف کا ایک بچہ جو پرندے کی طرح ہوا میں اڑنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ ایک انتہائی دلچسپ کہانی۔
- ☆۔ گندھور۔ کوہ قاف کا ایک ایسا جادوگر جسے جادو گروں کے بادشاہ کا لقب دیا گیا۔ کیوں؟
- ☆۔ امیر سرخ۔ کوہ قاف کا وزیر اعظم۔ جس نے کوہ قاف کے شیطان کی سازش کا مقابلہ کیا۔ کیسے؟
- انتہائی دلچسپ اور انتہائی حیرت انگیز واقعات سے پر ایک ایسی کہانی جو مدتوں یاد رکھی جائے گی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

ہر کوئیس کی بملوری اور جرات کی کمی نہ بھولنے والی داستان

ہر کوئیس خون گھوٹے

مصنف — المیزان

☆ خونی گھوڑے — جو دیکھنے میں انتہائی خوبصورت تھے لیکن ان کی پیشانی پر سینگ تھے اور وہ ہوا سے جڑھاگتے تھے اور ان کی خوراک انسانی گوشت تھا۔ ان گھوڑوں کا مالک ایک سنگدل بادشاہ تھا جو اپنے دشمنوں کو ختم کرنے کے لئے ان کے آگے ڈال دیتا تھا۔

☆ فرار میں جو لیں۔۔۔۔۔ یہ عجیب و غریب گھوڑے حاصل کرنا پڑتی تھی۔ ہر کوئیس اس کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے نکل نکلا ہوا۔ ہر کوئیس کا جنگل جینے، آدم خوروں اور کئی خونخوار بلاؤں سے زبردست مقابلہ۔

☆ ہر کوئیس کو خونی گھوڑوں کے سامنے دھکیل دیا گیا۔ کیا ہر کوئیس نے خونی گھوڑوں کو ختم کر دیا یا گھوڑوں نے ہر کوئیس کو ہلاک کر دیا؟

یوسف برادرز — پاک گیٹ ملتان

بچوں کے لئے —
انتہائی خوبصورت اور معیاری ناول

اندھا جادوگر

مصنف

مظہر کلیم ایم۔ اے

ایسے عجیب و غریب اور دلچسپ کہانیاں ہے جو بار بار پڑھ کر بار بار پڑھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں

قیمت —۔۔۔۔۔ روپے

ناشرانہ

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمرو عیار کی حیرت انگیز عیاریوں اور مزاحیہ کارناموں سے بھرپور ناول

عمرو اور فو ما پنچو جادوگر

مصنف: صفدر شاہین

سرخ ہاڑوں کے درمیان ایک پراسرار اور قدیم عمارت جہاں عمرو کو خوفناک بلاؤں کا سامنا کرنا پڑا؟
 افراسیاب نے طلسمی بت کو فنا کرنے کے لئے عمرو کی خدا ماحل میں کیوں؟
 افراسیاب طلسمی بت کو کیوں تباہ کرنا چاہتا تھا؟
 طلسمی بت کے کیا نظروں؟ عمرو کا کیا حشر کیا؟
 طلسمی بت کی حقیقت کیا تھی؟ کیا عمرو بت کو توڑنے میں کامیاب ہو سکا؟
 خونخوار زندگی سے زیادہ خطرناک اور موت سے زیادہ خوفناک فو ما پنچو جادوگر اور عیاریوں کے شہنشاہ خواجہ عمرو عیار کا خونخوری مقابلہ۔ کون جیتا کون ہارا؟
 عمرو کو فو ما پنچو جادوگر سے کیوں ٹکرانا پڑا؟
 افراسیاب کی ملکہ حیرت کا عمرو کے ہاتھوں کیا حشر ہوا؟
 آپ کے لئے ایک انتہائی دلچسپ اور قہقہہ بار ناول۔

ناشران: یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمرو عیار کی دلچسپ اور ہوشربا کارناموں سے بھرپور ایک یادگار
 خصوصی ناول

عمرو کی موت

مصنف: ظہر کلیم ایم اے

== دو خوفناک جہشی آگے بڑھے اور جال میں پھنسے ہوئے عمرو کا سرتن سے جدا کر دیا گیا۔
 == سینگوں والا ریچھ نما جادوگر آخر کار عمرو کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔
 == عمرو کو مارنے کے لئے طلسم ہزار شکل قائم کیا گیا جس کا ہر درجہ پہلے سے زیادہ خوفناک تھا۔
 == عمرو طلسم ہزار شکل کو فتح کرنے کے لئے آگے بڑھا اور آخر کار وہ موت کے منہ میں پہنچ گیا۔
 == جادو کی کتاب نے بھی عمرو کی موت کی تصدیق کر دی۔
 == کیا واقعی عیار زماں عمرو ہلاک ہو گیا۔
 انتہائی حیرت انگیز، خوفناک اور انوکھا خصوصی ناول شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان